بعون اللہ تعالیٰ و تبارک ان ہذا کتاب المبارک ہو اجمع الکتب ۔ ہماری نیاز گاہ ما:

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ربنا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر

الوسیلۃ العظمیٰ فی الدارین

ہو نبینا صاحب قاب قوسین

جاوید



مصنف

پیر و مرشدی فقیر غلام زین الدین صاحب حنفی چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

خادم فقیر محمد ہاشم قریشی چشتی آستانہ عالیہ ٹبہ شریف تحصیل عیسیٰ خیل

معاونین ۔ صاحبزادگان حاجی غلام معین الدین ۔ علاؤ الدین صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعون اللہ تعالیٰ و تبارک ان ہذا

لکتاب المبارک ہوا صح الکتب ہماری نیا پار لگا جانا۔

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہٗ ماشاء اللہ توکلنا و الیک

امداد الملک المصیبۃ

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الوسیلۃ العظمیٰ فی الدارین

ھو نبینا صاحب قاب قوسین ﷺ

الحمد للہ الباری علی ان ہذا السفر الذی ہو من الخیر الجاری و مفید للناظر و القاری

استفادہ

مصنف مرشدی فقیر غلام زین الدین صاحب حنفی چشتی نظامی

مرتبہ

حافظ محمد ہاشم قریشی چشتی آستانہ عالیہ ٹبہ شریف ترگ

معاونین صاحبزادگان حاجی غلام معین الدین و علاؤالدین صاحب

یا غفار یا غفار یا غفار یا ستار یا ستار

مطبوعہ میانوالی پرنٹنگ پریس میانوالی

تعداد ۵۰۰ ہدیہ ۵ روپے



شیخ المشائخ قطب الاقطاب
حضرت خواجہ
شاہ محمد سلیمان تونسوی
المعروف پیر پٹھان رحمۃ اللہ علیہ
کی سوانح حیات مبارکہ کی کتب ہمارے پاس
PDF فائل میں دستیاب ہیں
PDF
جس بھائی کو چاہیئے وہ ہمارے واٹس ایپ پر مفت حاصل کرسکتا ہے
مزید معلومات کیلئے ہمارے YouTube
یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں
Sulemania Chishtia Library
PDF
اس کے علاوہ دیگر تونسوی خواجگان کی سیرت
پر کتب اور اسلامی کتب بھی طلب کر سکتے ہیں۔
خلیفہ مدنی تونسوی
+92 332 1717717

جامعہ عالیہ دینیہ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ نظر

حضرت مولانا
فتح الدین چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

دینی و عصری علوم کا حسین امتزاج

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان سے الحاق شدہ

- ناظرۃ القرآن
- حفظ القرآن
- تجوید القرآن
- درسِ نظامی

تمام شعبہ جات میں
داخلہ جاری ہے

عصری علوم

جماعت اول تا بی۔ایس
(سوشل سائنسز)

جامعہ عالیہ دینیہ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ
مکھڈ شریف (اٹک)

0343-5894737, 0342-5276304

فہرست مضامین کتاب الوسیلۃ العظمیٰ فی الدارین ہو نبیّنا صاحب قاب قوسین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

"تقریظ"

الوسیلۃ العظمیٰ فی الدارین حضرت خواجہ غلام زین الدین چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک تالیف ہے کتاب کا موضوع اس کے نام سے ظاہر ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہر مخلوق کے لئے وسیلہ عظمیٰ ہیں۔ لاریب دینے والا اللہ تعالیٰ ہے لیکن جس کو جب بھی ملا حضور کے وسیلہ سے ملا ماو شما کی تو کیا حقیقت ہے انبیاء علیہم السلام کو بھی جو کچھ ملا ان کے وسیلہ سے ملا۔ ہر نعمت ان کے توسل سے ملتی ہے وہ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا حضرت خواجہ صاحب رح نے اس مبارک کتاب وسیلہ سے متعلق تمام مباحث بالتفصیل ذکر کیے ہیں اور منکرین کے اعتراضات کے جواب بھی رقم فرمائے ہیں۔ میں اپنی گوناگوں مصروفیات کی وجہ سے اس کتاب کو بالاستیعاب نہیں دیکھ سکا جستہ جستہ دیکھا ہے۔ کتاب میں دلائل باحوالہ جات ذکر کئے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت خواجہ صاحب قدس سرہ کی اس تالیف کو قارئین کے لیے مفید بنائے حضرت کے اس فیضان کو تا قیامت جاری رکھے اور اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر حضرت خواجہ صاحب کے اعلیٰ علیین میں مراتب بلند فرمائے آمین یارب العالمین

شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی غفرلہ صدر مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور

۹ جمادی الثانیہ ۱۴۰۲

خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیْنَا بِرَسُوْلِہٖ
وَھَدَانَا بِہٖ اِلَی الْحَقِّ سَوَاءِ سَبِیْلِہٖ
وَاَمَرَنَا بِتَعْظِیْمِہٖ وَتَکْرِیْمِہٖ وَتَبْجِیْلِہٖ وَفَرَضَ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ اَنْ یَّکُوْنَ
اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَّفْسِہٖ وَاَبَوَیْہِ وَخَلِیْلِہٖ وَجَعَلَ اِتِّبَاعَہٗ سَبَبًا لِمَحَبَّۃِ اللّٰہِ وَتَفْضِیْلِہٖ
وَنَصَبَ طَاعَتَہٗ عَاصِمَۃً مِّنْ کَیْدِ الشَّیْطٰنِ وَتَضْلِیْلِہٖ وَجَعَلَہٗ وَسِیْلَۃً فِی الدَّارَیْنِ لِمَنْ طَلَبَ کَمَا بَیَّنَہٗ فِیْ تَنْزِیْلِہٖ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبّت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبّت کرنے لگیں گے۔ اور تمہارے گناہوں کو معاف فرما دیں گے اور اللہ تعالیٰ بڑے معاف فرمانے والے بڑے عنایت فرمانے والے ہیں۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (القرآن) **جزاک اللہ خیر الجزاء**

ٹھٹھ شریف کے عظیم روحانی خاندان کے آفتاب رشد و ہدایت علم و معرفت کے بحر زخار چمن ولایت کے گل زیبا واقف اسرار فنا و بقا اہل سنّت والجماعت ضلع میانوالی کے صدر پیر کامل حضرت خواجہ غلام زین الدین چشتی نظامی کے وظائف کا ایک نادر مجموعہ زیر تکمیل ہے جو علم و معرفت اور اسرار و رموز شریعت و طریقت کے کیف و سرور کا ایک حسین متزاج ہوگا۔ اور آپ نے اپنی زندگی کے مختلف اوقات میں اپنے مریدین و معتقدین کو جو وظائف عطا فرمائے انشاء اللہ یہ مجموعہ وظائف آپ کے ان تمام وظائف کا مظہر اتم ہوگا۔ آپ حضرات سے اپیل ہے کہ قبلہ حضرت صاحب نے کوئی وظیفہ برائے ترقی درجات عطا فرمایا ہوں وہ وظائف بندہ کی طرف تحریر فرما کر ممنون فرمائیں۔

الداعی الی الخیر: صاحبزادہ **محمد جمال الدین چشتی نظامی**
ٹبہ شریف
ترگ (عیسیٰ خیل میانوالی)

تفسیر: تو جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی مخالفت کرے تو وہ جھوٹا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اقوال میں افعال میں احوال میں ہو۔
(تفسیر مدارک ج اول ص۲۸۲)

فائدہ:۔ اس کتاب میں آیات واحادیث واجماع امت سے باب وسیلہ کو ثابت کیا گیا ہے۔ اس کے پڑھنے سے ایمان کو تازگی عقائد کو درستگی انشاءاللہ حاصل ہوگی۔ لھذا اس کو روزانہ پڑھا جائے۔ اگرچہ ایک ورق ہو۔ جبکہ صحابیؓ نے فرمایا میں نے قیامت کیلئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے سوا کچھ تیار نہیں کیا۔

نہ توبہ پر نہ تقویٰ پر نہ زہد واتقاء پر ہے۔
ہمارا ناز جو کچھ ہے محمد مصطفیٰ پر ہے۔

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چونکہ:۔ اس دور پُر فتن میں کئی لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداک ابی وامی کے وسیلہ عظمیٰ فی الدارین کے منکر ہیں۔ حالانکہ حالانکہ یہ اجماعی مسئلہ ہے۔ یعنی چاروں امام اس وسیلہ عظمیٰ کے قائل ہیں۔ اس اجماعی مسئلہ کا انکار باعث گمراہی ہے جیسے آگے چل کر ہم مکمل طور پر ثابت کریں گے۔ سو اس فتنے سے بچنے کیلئے

یہ کتاب مُسمّٰی الوسیلۃ العظمیٰ فی الدارین لکھی جاتی ہے۔ اس مسئلہ کے ثبوت کیلئے آیات واحادیث پیش کئے جائیں گے۔ واجماعِ اُمّت توان سب دلائل کے پیش کرنے سے پہلے ایک مُقدمہ بطور تمہید لکھا جاتا ہے۔ تاکہ یہ اہم مسئلہ قارئین وسامعین کے خوب ذہن نشین ہو جائے

اس جہان دنیا کے اندر جتنے موجودات ہیں حتیٰ کہ خود فرشی زمین بھی حضرت انسان کے دینی ودنیاوی منافع کیلئے پیدا کئے گئے ہیں۔ جیساکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔

هُوَ الَّذِی خَلَقَ لَکُمْ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۝

دلیل (۱) تفسیر خازن پارہ اوّل ص۹۵ یعنی مِنَ المعادن والنبات والحیوانِ والجبالِ والبحار والمعنیٰ کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَقَدْ خَلَقَ لَکُمْ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا لِتَنْتَفِعُوْا بِہٖ فِی مَصَالِحِ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا اَمَّا مَصَالِحُ الدِّیْنِ فَھُوَ الْاِعْتِبَارُ وَالتَّفَکُّرُ فِی عَجَائِبِ مَخْلُوْقَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی الدَّالَّۃِ عَلٰی وَحْدَانِیَّتِہٖ ط

وَ اَمَّا مَصَالِحُ الدُّنْیَا فَھُوَ الْاِنْتِفَاعُ بِمَا خَلَقَ فِیْھَا ؕ

ترجمہ :۔ وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔

ترجمہ :۔ وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے

(ترجمہ :۔ تفسیر خازن یعنی معدنیات، نباتات، حیوانات، پہاڑوں اور سمندروں سے۔ تو مطلب یہ ہے کہ کس طرح تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتے ہو۔ حالانکہ اس نے پیدا کیا تمہارے لئے جو کچھ زمین میں ہے۔ سب

تاکہ نفع حاصل کرو۔ اس کے ساتھ دینی اور دنیاوی مصلحتوں میں سو دینی مصلحتیں تو وہ عبرت پکڑنا اور سوچنا اللہ تعالیٰ کی ان عجیب مخلوقات میں جو اس کی وحدانیت پر دال ہیں۔ اور جو دنیاوی مصلحتیں ہیں۔ تو وہ نفع حاصل کرنا ہے، ان چیزوں کے ساتھ جو زمین میں پیدا کی گئیں۔

ترجمہ: تفسیر مدارک۔ یعنی تمہارے لئے بنایا اور تمہارے نفع حاصل کرنے کیلئے دنیا اور دین میں دنیاوی نفع تو ظاہر ہے اور دین کا نفع یہ ہے کہ تم اس کے عجائب میں نظر کرو۔ جو کہ صانع قادر حکیم، علیم پر دلالت کرتے ہیں۔ اور نظر کرنی ان چیزوں میں جن سے تذکیر آخرت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ دنیاوی راحتیں آخرت کے ثواب کو یاد دلاتی ہیں۔ اور دنیاوی تکالیفیں آخرت کے عذاب کو یاد دلاتی ہیں۔ يُتَّخَذُ مِنْهَا التِّرْيَاقُ آه شهاب قَوْلُهُ الْاَرْضُ وَ مَا فِيهَا اَيْ بِاَنْ يُرَادَ بِالْاَرْضِ جِهَةُ السُّفْلِ فَتَصْدُقُ بِهَا نَفْسُهَا وَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْحَيَوَانِ وَ النَّبَاتِ وَ غَيْرِ ذَالِكَ وَ قَوْلُهُ وَ تَعْتَبِرُوْا عَطْفُ خَاصٍّ عَلٰى عَامٍّ لِاَنَّ الْاِنْتِفَاعَ صَادِقٌ بِالدُّنْيَوِيِّ وَ بِالْاُخْرَوِيِّ وَ هُوَ الْاِعْتِبَارُ آه شَيْخُنَا وَعِبَارَةُ الْكَرْخِيِّ قَوْلُهُ وَ تَعْتَبِرُوْا اَيْ تَعْتَبِرُوْا بِهِ كَالسِّبَاعِ وَ الْعَقَارِبِ وَ الْحَيَاتِ فَاِنَّ فِيهَا عِبْرَةً وَ تَخْوِيفًا فَاِنَّهُ اِذَا رَاٰى طَرَفًا الْمُتَوَعَّدِ بِهِ كَانَ اَبْلَغَ فِي الزَّجْرِ عَنِ الْمَعْصِيَةِ وَ اَمَّا خَلْقُ السَّمِّ الْقَاتِلِ فَفِيهِ نَفْعٌ لِاَجْلِ دَفْعِ الْحَيَوَانَاتِ الْمُؤْذِيَةِ وَ قَتْلِهَا فَلَا يَرِدُ السُّؤَالُ بِاَنَّهُ لَا نَفْعَ فِيهِ فَكَيْفَ قِيلَ

خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا انتہیٰ۔
ترجمہ :۔ وہی ہے جس نے تمہارے لئے جو کچھ زمین میں ہے پیدا کیا۔ سب لیکن مَا فِی الْاَرْضِ کے عموم پر یہ وارد ہوتا ہے۔ کہ اکثر چیزیں زمین میں نقصان دہ ہیں۔ جیسا درندے کیڑے مکوڑے۔ اور بعض ایسی چیزیں جن کا قطعًا کوئی فائدہ نہیں تو جواب دیا جاتا ہے کہ سب چیزیں نافع ہیں۔ یا بالذات جیسے کھانے اور سواری کی چیزیں یا بالواسطہ آیا نہیں دیکھتے تم کہ درندے نقصان دینے والے بہت سے حیوانات کو مار دیتے ہیں۔ جن سے فصل اور نسل کے نقصان ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اگر وہ باقی رہتے اور کئی سانپوں سے تریاق حاصل ہوتا ہے۔ آہ شہاب قولہ الارض وما فیہا یعنی زمین سے مُراد اس کی جہت سفل ہے۔ پس اس کی ذات اور اس میں حیوان اور نباتات وغیر ذالک ہیں اور تعتبروا عطف خاص ہے۔ عام پر کیونکہ انتفاع صادق آتا ہے۔ دنیاوی نکتہ جس طرح زمین کی موجودات اور مخلوقات کو انسان کے دینی اور دنیاوی نفع کیلئے پیدا کیا۔ ایسے ہی مافی السمٰوات کی موجودات اور مخلوقات کو انسان کے نفع دینی اور دنیاوی کیلئے پیدا کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ؛ تفسیر روح المعانی صد ۱۴۴ پارہ ۲۵۔ وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْہُ ط ای مِنَ الْمَوْجُودَاتِ بِاَنْ جَعَلَ فِیْہَا مَنَافِعَ لَکُمْ مِنْہَا ظَاہِرَۃٌ وَّمِنْہَا خَفِیَّۃٌ ط
تَرْجَمَہٗ ط اور تمہارے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں ہیں۔ اور جو کچھ زمین میں اپنے حکم سے یعنی موجودات سے اس طور پر کہ ان میں تمہارے منافع

بنانے۔ اجض ظاہر بعض خفیہ جب یہ ثابت ہوگیا۔ جب یہ ثابت ہوگیا کہ سب
مخلوقات ارضی وسماوی انسان کے منافع دینی ودنیاوی کیلئے پیدا ہوئی تو پھر
یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ انسان کو پھر کس مقصد کیلئے پیدا کیا۔ میں نے جن وانس
کو کسی کام کیلئے مگر عبادت کیلئے اور عبادت کے طریقے اور احکام الٰہی سے
انسان ناواقف تھا۔ اور خود واسطہ کے بغیر اللہ تعالیٰ سے بالذات نہ گفتگو
کرسکتا تھا اور نہ احکام اخذ کرسکتا تھا۔ جیساکہ ارشاد ایزدی ہے:۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا ۔ الخ

ترجمہ:۔ اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور
پر۔ اور نہ ہی دیکھ سکتا تھا جیساکہ ارشاد ایزدی ہے:۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ

عبادت کے طریقے

حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسی ہستی ذات باری کی تجلّی برداشت نہ کرسکی
تو پھر اس ضعیف انسان کی کیا مجال؟ یہ خاصہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کا ہے۔ جیساکہ مولانا روم نے فرمایا ؎ اَرِنی بگوید آں کس کہ بگفت لَن
تَرانی؛ اسلئے پھر اللہ تعالیٰ نے عبادت کے طریقے بتلانے کیلئے پیغمبروں
کو بھیجا اور وسیلہ بنایا۔ سب پیغمبر اپنے اپنے زمانے میں اپنی امتوں کو تبلیغ
دین کرتے آئے حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے پر دین مکمل
ہوگیا۔ جیساکہ ارشاد ایزدی ہے۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ

عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط

ترجمہ:۔ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔ اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دیں۔ اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا آپؐ پر نبوت ختم ہو گئی۔

خاتم:۔ بمعنی خاتمیّت خاتمیّت زمانی اور اسی پر معنی اجماعِ اُمت چلا آ رہا ہے:۔

خلاف اجماع سے نعوذ باللہ من ذالک تو ثابت ہو گیا۔ کہ مطلوب سعادت دارین جو انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے سب انبیاء علیھم السلام کی تبلیغ کے ذریعے حاصل ہوا۔ جیسا کہ ارشاد ایزدی ہے:۔ اِنَّ فِیْ ھٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ط وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ط

ترجمہ:۔ بے شک یہ قرآن کافی ہے عبادت والوں کو۔ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے:۔

دلیل (۶) ابن جریر طبری نیشاپوری ص۶۲ پارہ ۱۷، اِنَّ فِیْ ھٰذَ الَّذِیْ ذُکِرَ فِی السُّوْرَۃِ مِنَ الْاَخْبَارِ وَالْوَعْدِ وَالْوَعِیْدِ وَ غَیْرِ ذَالِكَ لَبَلَاغًا لْكِفَايَةً لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ط

عاملین بما ینبغی عملہ مِنَ الْخَیْرَاتِ بَعْدَ مَا عَلِمُوْا مِنْ کَیْفِیَۃِ اَدَائِهَا وَالْبَلَاغُ مَا یُبْلَغُ بِهٖ الْمَرْءُ مَطْلُوْبَہٗ مِنَ الْوَسَائِطِ الْوَسَائِلِ وَلَا مَطْلُوْبَ اَجَلُّ مِنْ سَعَادَۃِ

الدَّارَیْنِ فَکُلُّ مَنْ کَانَ وَسِیْلَۃً اِلٰی نَیْلِ ھٰذَا الْمَطْلُوْبِ عَلَی الْوَجْہِ الْاَتَمِّ الْاَکْمَلِ کَانَ وُجُوْدُہٗ رَحْمَۃً مِّنَ اللّٰہِ لِلطَّالِبِ الْمُتَحَیِّرِ وَمَا ذَالِكَ اِلَّا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ فَلِھٰذَا قَالَ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ ط

ترجمہ: بے شک بیچ اس کے وجوذکر کیا گیا سورۃ میں اخبار سے اور وعدوں اور وعید سے وغیرہ ذالک البتہ کفایت ہے واسطے قوم عبادت کرنے والوں کے جو عمل کرنے والے ہیں۔ ساتھ اس چیز کے کہ مناسب ہے عمل کرنا اس کا بھلائیوں سے بعد اس کے کہ جانا انہوں نے کیفیت ادا کرنے ان کی اور بلاغ کہتے ہیں جس سے انسان اپنے مقصد کو پہنچے۔ واسطوں اور وسائل سے اور نہیں مطلوب بہت بڑا سعادت دارین سے پس ہر وہ ذات جو ہو وسیلہ اس مطلب کے حاصل کرنے کیلئے علی وجہ الاتم اور اکمل ہوگا وجود ان کا رحمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے طالب متحیر کیلئے اور وہ سوائے خاتم النبیین کے کوئی نہیں۔ اسی لئے فرمایا وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ ط اور اسی مسئلہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ حضرت علامہ بوصیریؒ نے اپنے اس شعر میں ہے

❀ فَاِنَّہٗ شَمْسُ فَضْلٍ ھُمْ کَوَاکِبُھَا ❀
❀ یُظْھِرْنَ اَنْوَارَھَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ ❀

ترجمہ: آپؐ آفتاب فضل وکمال ہیں اور انبیاء علیہم السلام اس

اس آفتاب کے اقمار و کواکب ہیں۔ پس جیسے قمر بوقت غلبوبۃ شمس استفادہ نور کا شمس سے کر کے شب تاریک کو روشن کرتا ہے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام استفادہ فیوض ظاہری و باطنی روح پر فتوح آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کر کے خلق کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں کیونکہ روح مبارک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلے پیدا کیا گیا جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔ اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ رُوْحِیْ۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے روح کو پیدا فرمایا۔ باقی سب ارواح حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے طفیل پیدا ہوئے۔ اسی لئے آپ ابوالارواح ہیں۔ اور آدم علیہم السلام ابوالبشر ہیں۔ آپکے روح سے استفادہ کے متعلق علامہ بوصیری نے فرمایا ہے

وَکُلُّھُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ ٭ غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّیَمِ ؛ ترجمہ اور تمام انبیاء علیہم السلام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طالب ایک کفدست یعنی چلو کے ہیں۔ آپ کے دریائے معرفت سے یا بقدر ایک دفعہ کے چوسنے یعنی قطرہ کے آپ کے علم کے بار ان سے (اتحاف صد ۲۱)

(عطر الوردہ) بسیار بار ہمیشہ برسنے والی سے یعنی جملہ انبیاء کرام آپکے فیض کے طالب اور اس سے مستفید ہیں۔ اور یا یں ہمہ جو ان کو ہر ایک کے حوصلہ کے موافق عطا ہوتا ہے۔ یکے از ہزار دانسکے از بسیار ہے۔

تنبیہ :۔ آیت اِنَّ فِیْ ھٰذَا لَبَلٰغًا کی تفسیر میں لکھا ہے

کہ بلاغ ان وسائط اور وسائط کو کہا جاتا ہے۔ جن کے ذریعے مرد مطلوب کو پہنچے اور مطلوب اعلیٰ بغیر سعادت دارین کے اور کوئی نہیں ہے۔ اور مطلوب اجل سعادت دارین اسلئے ہے۔ کہ انسان کی زندگی کا اصل مقصد یہی ہے سب انبیاء علیہم السلام یکے بعد دیگرے اس مطلوب اکمل کی رہنمائی کرتے رہے ہے۔ لیکن اس مطلوب اعظم کا وسیلہ علی وجہہ الاتم والاکمل صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بنی اور جو ذات اس طرح سے وسیلہ بنے تو اس کا وجود رحمت ہوتا ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ آپ کا وجود ایک انسان اور عالم دنیا کی مخلوقات کیلئے خاص نہیں بلکہ سب جہانوں کیلئے رحمت ہیں۔ خواہ وہ عالم امکان ہوں یا عالم امر ہو یا عالم انوار یا عالم اجسام یا عالم ملائکہ اور عالم اجسام اسکی پھر بہت سی قسمیں ہیں۔ یعنی عالم حیوانات، عالم نباتات، عالم جمادات ہر جہان کا ہر ذرہ، آپؐ کا محتاج ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہیں۔ ویسے آپؐ رحمۃ اللعالمین ہیں۔ آپؐ کی رحمت انسان ملائکہ جن، جانور اور کافروں و مسلمانوں سب کے لئے ہے۔ روح البیان میں اس آیت کے ماتحت ایک

حکایت پاک نقل فرمائی ہے۔ کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا۔ اے جبرائیل ہم تو رحمۃ العالمین ہیں اور تم بھی عالم میں ہو بتاؤ تم کو ہم سے کیا رحمت ملی عرض کیا یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب تک مجھے اپنے انجام کی خبر نہ تھی خراب ہو یا اچھا آخر ہاروت و ماروت اور ابلیس کا انجام کار حضرت جبرائیل علیہ السلام دیکھ ہی چکے تھے

لیکن آپ کی وجہ سے مجھے امن مل گیا۔ اور مجھے اطمینان ہو گیا کیونکہ رب تعالیٰ میرے بارے میں قرآن مجید میں فرمایا ذِی قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ط۔

ترجمہ:۔ جو قوت والا ہے۔ مالک عرش کے حضور عزت والا وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے۔ پھر انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رحمت ملی، کفار کو بھی ہر طرح سے رحمت ملی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عذاب الٰہی آتے تھے اب وہ دنیا میں بند ہو گئے۔ گناہوں سے رسوائی ہوتی تھی لیکن اب آپ کے صدقے بند ہو گئی۔

نکتہ:۔ زمین و آسمان کے مخلوقات و موجودات صرف انسان کے منافع دینی و دنیاوی کے وسائل ہیں جیسا کہ لفظ لکُم کا اس طرف اشارہ ہے پس یہ سب وسائل ایک ہی ذات مخصوصہ انسان کے وسیلہ بنے۔ نہ کہ کسی جہان کے ہر ذرہ یا جہانوں کیلئے سب جہانوں کا وسیلہ بننا یہ خاصہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلکہ آپ ان وسیلوں کے پیدا ہونے کے بھی وسیلہ ہیں جیسا کہ حدیث پاک ہے۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ ط اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ اور دوسری حدیث بھی اسی قسم کی ہے۔

تو اصل وجود آمدی از نخست ✿ دگر ہر چہ موجود شد فرع تست

تو جب آپ سب وسائل کے بھی وسیلہ بنے تو سب جہانوں کیلئے وسیلہ عظمیٰ ہوئے۔

استغاثہ توسل، تشفع، استعانت

سب بمعنی واحد ہیں۔ اگرچہ مانعین توسل ایہام کے دفع کیلئے عوام کو منع کرتے ہیں۔ حالانکہ عوام حقیقت میں نفع نہ ضرر۔ تاثیر لغیر اللہ کا۔۔۔

(دیکھو ص۹۳ شواھد الحق)

اعتقاد نہیں کرتے۔ جب یہ بات ہے تو امت کے علماء و جہلا خواص عوام پر تکفیر کا فتویٰ لگانے پر کیا چیز حاصل ہے۔ بلکہ تمہیں آداب توسل کا حکم اور الفاظ موہمہ سے منع کرنا مناسب تھا۔ جبکہ مجاز مجازِ عقلی اھلِ علم کے نزدیک مشہور و معروف ہے۔ اور تمام مسلمانوں کی زبانوں پر جاری ہے کہ اس دوا نے مجھے نفع و شفاء دی حالانکہ شفا دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ معین و مستعان حقیقت میں اھلِ سنت کے نزدیک سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں۔ انبیاء کرام و اولیائے عظام کی سفارش بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، معبود و حاجت روا سمجھ کے پکارنا نامشروع ہے۔ انبیاء اللہ و اولیاء اللہ سے استمداد ربوبیت باری تعالیٰ کے منافی نہیں، توسل سے عبادت غیر اللہ کی نہیں کی جاتی متوسل کسی کو خدا کا شریک نہیں سمجھتا۔ بلکہ مظہر عون الٰہی سمجھتا ہے۔ اور کہتا ہے میری دعا بسبب میرے گناہوں کے قبول نہیں ہوتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ اور اس کے پیارے بندے ہیں مستجاب الدعوات ہیں

ان کی دعا قبول ہوتی ہے۔ جب ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی امر میں توسل کیا، تو جس طرح ہم بلحاظ اس توسل کے متوسل ہیں، اسی طرح بلحاظ درخواست کے داعی و بسبب فریاد چاہنے کے مستغیث و بسبب مدد چاہنے کے مستعین و مستمد و بلحاظ شفاعت چاہنے کے مستشفع و بخیال طلب توجہ کے متجوہ ہوئے جب ان الفاظ کا مدلول ایک ہی ٹھہرا تو جب ان کا استعمال کیا جائے گا بلا قرینہ مدلول میں کسی طرح کا امتیاز ملحوظ نہ ہوگا۔

حکم طلب وسیلہ

تفسیر روح البیان صـ ۳۸۸ پارہ ۶ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاٰیَةَ الْكَرِیْمَةَ صَرَّحَتْ بِالْاَمْرِ بِابْتِغَاءِ الْوَسِیْلَةِ وَلَا بُدَّ مِنْهَا اَلْبَتَّةَ فَاِنَّ الْوُصُوْلَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى لَا یَحْصُلُ اِلَّا بِالْوَسِیْلَةِ ۔

ترجمہ :۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اسکی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور جان تو تحقیق آیت کریمہ وسیلہ کے طلب کرنے کے حکم کے ساتھ صریح ہے۔ اور وسیلہ کا ہونا یقینی ہے۔ کیونکہ وصول الی اللہ سوائے وسیلہ کے حاصل نہیں ہو سکتا۔

وسیلة المنجد اردو صـ ۱۰۸۵ وَسَلَ یَسِلُ وَسِیْلَةً وَوَسَّلَ وَتَوَسَّلَ اِلَى اللّٰهِ

بِعَمَلٍ اَوْ وَسِیْلَۃٌ معنی :۔ اللہ تعالیٰ تک تقرب حاصل کرنا۔ عام ازیں کہ ذات ہو یا فعل یا قول۔

شفاء السقام ۔ صہ ۱۶۱ و اقول اَنَّ التوسّل بالنبی صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم جائزٌ فی کلّ حالٍ قبل خلقہ وبعد خلقہ فی مُدّۃ حیاتہ فی الدنیا وبعد موتہ فی مدّۃ البرزخ وبعد البعث فی عرصات القیامۃ والجنّۃ ترجمہ : میں کہتا ہوں کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے توسّل ہر حال میں جائز ہے۔ دنیا میں تشریف لانے سے پہلے اور دنیا میں تشریف لانے کے بعد اور موت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی برزخی زندگی میں اور بعث کے بعد میدان قیامت اور بہشت میں دیکھو :۔ شواہد الحق صہ ۸۳

اَلتوسل قبل خلقہٖ یعنی ثبوت وسیلہ قبل بعثت

تفسیر روح المعانی صہ ۲۳۷ ج ۱ پارہ اوّل فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ ۔ وَقِیْلَ رَاٰی مکتوبًا علی ساق العرش محمدٌ رسول اللہ فتشفّع بہٖ ، ترجمہ :۔ پھر سیکھ لئے آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے کچھ کلمے ، اور کہا گیا ہے عرش کے پائے پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا دیکھا۔ اس کے ساتھ تشفّع فرمایا۔ معنی تشفع :۔ المنجد صہ ۵۲۴ تشفع لی و الیّ بفلانٍ اَوْ فی فلانٍ یعنی سفارش کرنے کیلئے کہنا ۔ تفسیر روح البیان صہ ۱۱۳ پارہ ۹ جلد اوّل

فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمَاتٍ وَعَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِنَّ آدَمَ قَالَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ قَالَ وَکَیْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا قَالَ لَمَّا خَلَقْتَنِیْ وَنَفَخْتَ فِیَّ الرُّوْحَ فَتَحْتُ عَیْنِیْ فَرَأَیْتُ عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط فَعَلِمْتُ اِنَّہٗ اَکْرَمُ الْخَلْقِ عَلَیْکَ حَتّٰی قَرَنْتَ اِسْمَہٗ مَعَ اِسْمِکَ فَقَالَ نَعَمْ وَغَفَرَلَہٗ بِشَفَاعَتِہٖ :-

ترجمہ :- پھر سیکھ لئے حضرت آدم علیہ السّلام نے اپنے رب سے کچھ کلمے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔ کہ تحقیق حضرت آدم علیہ السّلام نے فرمایا۔ یا اللہ بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مجھے بخش دے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور کس طرح پہچانا تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا جب تو نے مجھے پیدا فرمایا اور روح پھونکا میں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو عرش کے پائے پر لکھا دیکھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو میں نے معلوم کیا۔ وہ مکرم بہت ہیں۔ مخلوق سے تجھے کس لئے کہ تو نے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ ملایا۔ تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہاں تو حضرت آدم علیہ السّلام کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفارش کرنے کی وجہ سے بخش دیا۔

اس حدیث پاک کو کسی قدر کمی وزیادتی کے ساتھ مندرجہ ذیل کتابوں میں بھی نقل کیا گیا ہے۔ حاکم ع ۱، شفاء السقام ص ۱۲۱ بروایت

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بیقہی رح نے دلائل النبوہ میں طبرانی صد ۲۵ حجۃ اللہ علی العالمین نبھانی رح، زرقانی صد ۴۲ علی المواہب صد ۳۱۳ ج ثامن ابو نعیم صد ابن عساکر صد ۸ درمنثور صد ۹. دیلمی صد ۱، ابن النجار صد ۱۱ طبری صد ۱۲ مواہب المدینہ در السنیہ صد ۱۴، جوہر منظم صد ۶۱ تفسیر روح البیان ج ۲ صد ۳۶ ف:- وہ کلمے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے توبہ کرنا تھے کیونکہ ربنا ظلمنا انفسنا تو وہ جنت سے باہر آنے سے پہلے ہی عرض کر چکے تھے۔ جیسا کہ دوسری آیت میں مذکور ہے۔ تفسیر نور العرفان مع ترجمہ کنز الایمان صد ۱۰ دیکھو شفاء السقام صد ۱۶۳ واما ما ورد من توسل نوح وابراهيم وغيرهما من الانبياء فذكره المفسرون واكتفينا عنه بهذ الحديث لجودته وتصحيح الحاكم له.

ترجمہ:- اور وہ جو وارد ہوا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراھیم علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے توسل کے متعلق تو اس کو مفسرین نے نقل کیا ہے۔ ہم نے اس حضرت آدم علیہ السلام والی حدیث کو کافی سمجھا کہ عمدہ ہے اور حاکم نے تصحیح فرمائی ہے تفسیر روح المعانی صد ۳۲ ج ۱ پارہ اول: وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا نزلت في بني قريظة والنضير كانوا يستفتحون على الاوس والخزرج برسول الله صلى الله عليه وسلم قبل مبعثه قاله ابن عباس رضى الله تعالى عنهما وقتادة والمعنى يطلبون من الله تعالى ان ينصرهم به على المشركين كما

روی السدی انھم کانوا اذا اشتد الحرب بینھم وبین المشرکین اخرجوا التوراۃ ووضعوا ایدیھم علی موضع ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقالوا اللھم انا نسئلک بحق نبیک الذی وعدتنا ان تبعثہ فی آخر الزمان ان تنصرنا الیوم علی عدونا فینصرون ط

ترجمہ اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے یہ آیت بنی قریظہ و نضیر کے حق میں نازل ہوئی۔ وہ اوس و خزرج پر فتح مانگتے تھے۔ ساتھ وسیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آپ کی بعثت سے پہلے۔ ابن عباس رضؓ و قتادہ رضؓ نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے مشرکین پر اللہ تعالیٰ سے نصرت طلب کرتے تھے جیسا کہ سدّی نے روایت فرمایا وہ یہود جب جنگ ان کے اور مشرکین کے درمیان تیز ہو جاتی تو وہ تورات نکالتے اور اپنے ہاتھوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی جگہ پر رکھتے۔ اور کہتے یا اللہ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ کہ آج ہماری اس نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے امداد فرما جنکی بعثت کا ہمارے ساتھ تو نے وعدہ کیا ہے تو ان کو فتح حاصل ہوتی۔ تفسیر ابن کثیر صفحہ ۱۲۴۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہود اوس و خزرج پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا مانگتے تھے آپ کی بعثت سے پہلے۔

تفسیر بیضاوی صفحہ ۱۵۶ ج و پارہ اوّل

یعنی یہود مشرکین پر نصرت طلب کرتے تھے۔ اور کہتے یا اللہ ہماری امداد فرما۔

ساتھ وسیلہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے جنکی تورات میں تعریف کی گئی ہے۔ (تفسیر روح البیان صد ۱۷۹ پارہ وجلد اول تفسیر خازن صد ۱۵۷ پارہ وج اول تفسیر مدارک صد ۱۵۷ پارہ وج اول تفسیر تنویر المقیاس صفحہ ۱۵۷ میں بھی اسی طرح مضمون بیان کیا گیا ہے۔ اور تفسیر طبری صد ۳۰۹ پارہ وجلد اول ایضا میں بھی دیکھو۔

نکتہ: معلوم ہوا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے دعائیں مانگنا بڑی پرانی سنت ہے۔ اور ان کے وسیلہ کا منکر یہود ونصاریٰ سے دکیا برا ہے؟ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے پہلے بھی مخلوق کی حاجت روائی ہوتی تھی؛

حکایت: مواہب اللدنیہ صد ۱۲ جزاول کعب احبار سے روایت ہے جس کا ایک حصہ یہ بھی ہے۔ اور عبدالمطلب سے مشک اذخر کی خوشبو آتی تھی۔ اور ان کی پیشانی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور چمکتا تھا۔ جب قریش میں قحط پڑتا عبدالمطلب کا ہاتھ پکڑ کر جبل ثبیر کی طرف لے جاتے اور اللہ پاک کی جناب میں وسیلہ پکڑتے اور بارش کی دعا مانگتے۔ اللہ کریم ان کی فریاد کو سنتا۔ اور نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ان پر بارش نازل فرماتا۔

التوسل بعد خلقہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مدۃ حیاتہ فی الدنیا

ثبوت توسل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں تشریف لانے کے بعد دنیاوی زندگی مبارک میں۔

قصہ: مواہب اللدنیہ صد ۴۸ مصری جز اول۔ زمانہ قبل نبوت کا مشہور قصہ کہ سخت قحط کے وقت قریش نے ابو طالب سے فریاد کی خشک سالی سے

تباہ ہو گئے۔ استسقاء کی دعا مانگو۔ راوی کہتا ہے کہ ابو طالب نکلے اور ان کے ہمراہ ایک ایسا خوبصورت بچہ تھا جیسے بادل سے آفتاب نکلا ہو۔ اور دیگر بچے بھی گرد اگرد تھے۔ ابو طالب نے ان بچے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک کو کعبہ سے لگا دیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت مبارک سے پناہ چاہی آسمان صاف تھا۔ اچانک ادھر اُدھر سے بادل آ گئے اور خوب بارش ہوئی۔ یہاں تک کہ نالے بہہ نکلے اور جنگل سر سبز ہو گیا۔ اسوقت ابو طالب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں قصیدہ کہا۔ جس میں یہ شعر ہے۔ ؎ وَاَبیَضُ یُستَسقیَ الغَمامُ بوَجهِہٖ

ثِمالُ الیَتٰمیٰ عِصمَۃٌ لِلاَرامِلِ

یَطُوفُ بِہِ الھلاکُ مِنْ آلِ ھَاشِمٍ

فَھُم عِندَہٗ فِی نِعمَۃٍ وَفَوَاضِلِ

تفسیر خازن ص۱۸۹ پارہ چار لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ بِاَنَّ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ اَنْقَذَھُمْ بِہٖ مِنَ الضَّلَالَۃِ وَبَصَّرَھُمْ بِہٖ مِنَ الْجَھَالَۃِ وَھَدَاھُمْ بِہٖ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اسکی آیتیں پڑھتا ہے۔ اور انہیں پاک کرتا ہے۔ الخ۔

ترجمہ تفسیر: کہ بھیجا ان میں سے ایک رسول جن کے وسیلہ سے

انہیں گمراہی سے نکالا اور جہالت سے بچایا۔ اور اس رسول کے وسیلہ سے انہیں سیدھے راستہ کی رہنمائی فرمائی۔

(ف) کوئی نبی و ولی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

التوسل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد خلقہ فی مدۃ حیاتہ فی الدنیا (تفسیر حقانی ص۲۰۲ پارہ ۵)، وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ ۔

ترجمہ:۔ اور رسول ان کی شفاعت فرمائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معافی مانگنا باعث قبولیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بندہ میں واسطہ ہیں۔ تفسیر روح المعانی ص۷ پارہ ۵۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ علی آثار ظلمہم بلاریث متوسلین بک تائبین عن جنایتہم

ترجمہ:۔ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب ﷺ تمہارے پاس حاضر ہوں، بلاتاخیر آپ ﷺ کے ساتھ وسیلہ طلب کرتے ہوئے اپنے قصور سے توبہ کرتے ہوئے لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۔ البتہ پائیں اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان۔ (صاوی شریف ص۱۶۵ پارہ ۱۱)

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ فی سبیل اللہ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَوسیلۃ الٰی صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ له ای دعواتہ لانہ الواسطۃ العظمٰی فی کل نعمۃ فتجب ملاحظتہ فی کل عمل للہ لان اللہ تعبدنا بالتوسل بہ قال تعالیٰ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ فمن زعم انہ یصل الی رضا اللہ بدون اتخاذہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَالْوَسِيلَةُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ تَعَالَىٰ صَلَّ سَعْيُهُ وَخَابَ رَأْيُهُ وَقَالَ الْعَارِفُ ابْنُ مَشِيْشٍ وَلَا شَيْءَ إِلَّا وَهُوَ بِهِ مَنُوطٌ إِذْ لَوْلَا الْوَاسِطَةُ لَذَهَبَ كَمَا قِيْلَ الْمَوْسُوْطُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ.

وَأَنْتَ بَابُ اللهِ أَيَّ امْرِءٍ
أَتَاهُ مِنْ غَيْرِكَ لَا يَدْخُلُ

ترجمہ :- اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو خرچ کریں اُسے اللہ تعالیٰ کے نزدیکیوں اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں۔ ہاں ہاں وہ ان کے لئے باعث قرب ہے اللہ جلد انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

شرح اور وسیلہ اس کے لئے اور دعائیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم واسطہ ہیں ہر نعمت کا پس واجب ہے لحاظ کرنا آپ کا ہر عمل میں جو اللہ کیلئے کیا جاوے۔ کیونکہ اللہ نے عبادت کے طریقے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہمیں سکھائے۔ جیسے ارشاد ایزدی ہے۔ فرما دو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی) اتباع کرو۔ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ پس جس نے گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا پالے گا بغیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ اور وسیلہ بنائے۔ اکارت ہوئی کوشش اسکی۔ اور باطل ہوئی رائے اُسکی۔ اور عارف ابن مشیش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کوئی چیز نہیں مگر وہ آپ کے ساتھ موقوف ہے۔ کیونکہ اگر واسطہ نہ ہو۔ تو وہ چیز چلی جائے۔ اور بعض نے فرمایا ہے آپ اللہ تعالیٰ کا دروازہ ہیں جو آپ کے

وسیلہ کے بغیر آئے وہ داخل نہیں ہو سکتا۔ پس آپ باب اللہ الاعظم اور بھید بڑے ہیں آپ تک پہنچنا رب تک پہنچنا ہے دونوں بارگاہیں ایک ہیں جس نے فرق کیا اس نے معرفت کا مزہ نہیں چکھا۔ قولہٗ الا انّھا استفتاح اَلَا وہ حرف ہے جسے لایا جاتا ہے۔ کہ مابعد اس کا ذی شان اور مقصودی امر ہے قولہٗ قربۃ یعنی ان کا تقرب اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے کیونکہ اخلاص کے ساتھ خرچ کیا ہے۔ اس حالت کیسا تھ کہ وہ وسیلہ پکڑنے والے ہیں بارگاہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ قولہٗ جنّتہ یعنی مراد رحمت سے جنت ہے۔ کیونکہ جنت محل رحمت ہے۔

تفسیر خازن صفحہ ۸۶ پارہ ۲۱ ج ۵ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ (ق) عَنْ اَبِیْ ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَامِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ النَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ ترجمہ:۔ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔ حضرت ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں کوئی مؤمن مگر میں اس کے زیادہ قریب ہوں دنیا و آخرت میں پڑھو اگر چاہو تم اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ۔

معنی:۔ اولی المنجد صفحہ ۱۱۰ یعنی زیادہ حقدار و لائق۔ (تفسیر بیضاوی صفحہ ۹۸ پارہ ۲۱ جلد ۵ ۔) جانوں سے زیادہ قریب ہیں۔ سب امور میں کیونکہ وہ نہیں حکم نہیں کرتے۔ اور نہ ان سے کوئی چیز پسند فرماتے ہیں۔ مگر وہی جس

میں ان کی بھلائی اور کامیابی ہو بخلاف نفس کے اسی لئے مطلق فرمایا۔ تفسیر روح المعانی صہ ۱۵ پارہ ۲۱۔

ترجمہ:۔ پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مومنین سے ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں۔ یعنی زیادہ لائق اور اقرب ہیں۔ یا زیادہ ہیں از روئے قربت اور امداد کرتے ان مومنین کے ان کے نفسوں سے۔

تفسیر مدارک صہ ۸۶ پارہ ۲۱ ج ۵ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ فِیْ کُلِّ شَیْئٍ مِنْ اُمُوْرِ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا۔

ترجمہ:۔ نبی مسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہے۔ دین و دنیا کے تمام معاملات میں۔ (تفسیر صاوی صہ ۲۶۸ ج دوم) اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَھٰذِہِ الْاٰیَۃ اعظم دلیل علی انہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم وَھُوَالْوَاسِطَۃُ الْعُظْمٰی فِیْ کُلِّ نِعْمَۃٍ وَصَلَتْ لِلْخَلْقِ۔

ترجمہ:۔ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔ یہ آیت بہت بڑی دلیل ہے اس پر کہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم وہی وسیلہ عظمیٰ ہیں ہر نعمت میں جو مخلوق کو پہنچی۔ (تفسیر کبیر صہ ۵۷ جلد ۶ پارہ ۲۱)

حالت عبادت کا علم حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وسیلہ سے ہی حاصل ہوا۔ (تفسیر ابن کثیر صہ ۲۶۸ پارہ ۲۱۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ مثل مضمون تفسیر خازن بمع حدیث پاک کے (گذشتہ) (تفسیر روح المعانی صہ ۱۲۵ پارہ ۶) یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ۔ ترجمہ:۔ اے ایمان والو اللہ سے

ڈرو۔ اور اسکی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ وتحقیق الکلام فی ھذا المقام ان الا ستغاثۃ بمخلوق وجعلہ وسیلۃ بمعنی طلب الدعاء لا شک فی جوازہ وفیہ قصۃ ضریر البصر۔

یعنی اس مقام میں کلام کی تحقیق یہ ہے کہ استغاثہ مخلوق کے ساتھ اور بنانا اسے وسیلہ بمعنی طلب دعاء اس سے اس کے جائز ہونے میں کوئی شک نہیں اور نابینا صحابی کا قصہ بھی تفسیر میں ہے۔ جو حدیث پاک کے بیان میں انشاءاللہ بیان کیا جائے گا۔

تشریح وسیلہ وہ ہے جس سے خداوند تعالیٰ کا تقرب کیا جاوے عام ازیں کہ ذات[۱] ہو یا فعل[۲] یا قول[۳] وسیلہ کو مختص بافعال کہنا ایک ایسا امر ہے جس پر کوئی دلیل نہیں بلکہ ذوات فاضلہ کو افعال صادرہ پر بدرجہا تفضیل ہے۔ خصوصاً سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کہ بحدیث جابر رضی اللہ عنہ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں افعال کو ان کی ذات بابرکات سے کیا مناسبت پھر ایسے مقام پر وسیلہ سے ذوات مراد لینا نہایت مناسب ہے۔ صاحب مزرع الحسنات اس آیت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ ہونے پر سند لائے ہیں۔

فائدہ:۔ مولوی محمد اسماعیل نے رسالہ امامت میں یہاں وسیلہ سے شخص مراد لیا ہے۔ مراد از وسیلہ شخصی است کہ اقرب الی اللہ باشد در منزلت انتہی اور اقرب الی اللہ منزلت و مرتبہ میں یقیناً حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ اور مولانا شاہ عبدالعزیز سے بھی مولانا حزم علی

نے شرح قول جمیل میں نقل کیا ہے۔ کہ عمل صالح وَابۡتَغُوۤا اِلَیۡہِ الۡوَسِیۡلَۃَ سے نہیں کیونکہ اتقوا اللہ میں عمل صالح آگیا پس وسیلہ سے شخص خاص مُراد ہے۔ تفسیر روح المعانی ص۸۴ پارہ ۲۲) یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ؕ اشارۃ الی ان الصّلوٰۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلّم مِنۡ اَجَلِّ الۡوَسَائِلِ وانفعہا فالکافر لا وسیلۃ لہٗ فَلَمۡ یُؤۡتَ بِلَفۡظٍ یَشۡمَلُہٗ؛

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو، اشارہ ہے اس پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر درود بہت بڑے وسائل میں سے ہے۔ اور زیادہ نفع دینے والے واسطے سے ہے اور کافر تو اس کے لئے کسی قسم کا وسیلہ نہیں اسلئے خطاب خداوندی میں ایسا لفظ نہیں لایا گیا جو اس کو شامل ہوتا شان درود شریف پر انشاء اللہ احادیث بیان کی جائینگی۔ (حدیث کے بیان میں) (تفسیر ابن کثیر ص۲۰۱ ج۳ پارہ ۱۷، وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ یخبر تعالٰی اِنَّ اللہ جَعَلَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ای اَرۡسَلَہٗ رَحۡمَۃً لَّھُمۡ۔ کُلُّھُمۡ فَمَنۡ قَبِلَ ھٰذِہِ الرَّحۡمَۃَ وَشَکَرَ ھٰذِہِ النِّعۡمَۃَ سَعِدَ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَمَنۡ رَدَّھَا وَجَحَدَھَا خَسِرَ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃَ، کَمَا قَالَ اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ بَدَّلُوۡا نِعۡمَتَ اللہِ کُفۡرًا۔

ترجمہ:۔ ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت جہان والوں کیلئے اللہ تعالٰی

خبر دیتے ہیں۔ کہ بیشک بنایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت جہان والوں کیلئے
یعنی بھیجا سب پر رحمت کرنے کیلئے سو جس نے اس رحمت کو قبول کیا اور اس
نعمت کا شکر ادا کیا وہ دُنیا و آخرت میں سعادت مند ہُوا اور جس نے انکار کیا
اس رحمت کا تو وہ دنیا و آخرت میں خسارہ میں رہا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا۔ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت ناشکری سے بدل دی
اللہ کی نعمت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ (تفسیر روح المعانی ص۱۰۴ پارہ ۱۷)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ استثناء مِنْ اَعَمِّ الْعِلَلِ اَيْ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ بِمَا ذُكِرَ لِعِلَّةٍ مِنَ الْعِلَلِ اِلَّا لِتَرَحُّمِ الْعَالَمِيْنَ بِاِرْسَالِكَ اَوْمِنْ اَعَمِّ الْاَحْوَالِ اى وما ارسلناكَ فِي حَالٍ مِنَ الْاَحْوَالِ اِلَّا حَالَ كَوْنِكَ رَحْمَةً اوذا رحمةٍ

ترجمہ:۔ اعم العلل سے استثنا ہے یعنی نہیں بھیجا ہم نے آپ
کو ساتھ اس چیز کے کہ ذکر کی گئی اسباب میں سے کسی سبب کیلئے مگر آپ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھیجنے کے ساتھ تمام جہان والوں پر رحم
کرنا مقصود تھا یا استثناء اعم الاحوال سے ہے یعنی حالات میں سے
کسی حال میں ہم نے آپ کو نہ بھیجا مگر اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رحمت ہیں۔ یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحیم ہیں یہ تحقیق علم نحوی ہے۔

تفسیر تبیان القرآن پارہ ۱۷ ج ص(۱) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
استثنا من اَعَمِّ العِلَلِ اَىْ لِعِلَّةٍ اِلَّا لِرَحْمَةٍ

ترجمہ :- ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت جہان والوں کیلئے استثناء اعم العلل سے ہے۔ یعنی کسی غرض کیلئے نہیں رحمت ہی کی غرض کیلئے آپکو بھیجا۔ تفسیر روح البیان ص ۵۲۸ ج ۵ پارہ ۱۷ وَمَا اَرسلنٰک اِلَّا رحمۃً للعٰلمین، اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت جہان والوں کیلئے۔

اوصاف رحمت :- یعنی مطلق، تامہ یعنی پوری کامل، عام، شامل، جامع تمام قیودات کو گھیرنے والی برابر ہے کہ رحمت پوشیدہ ہو یا علانیہ۔ پھر علانیہ شہادت علمی ہو یا عینی وجودی ہو یا شہودی، سالقہ ہو یا لاحقہ وغیر ذالک للعٰلمین عوالم کی جمع ہے۔ عقل والے ہوں یا غیر ذوالعقول۔ عالم ارواح سے ہوں یا اجسام سے اور جو ذات بابرکات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات رحمت ہوں لازم ہے کہ تمام جہان والوں سے افضل ہوں گے۔

تفسیر روح المعانی ص ۱۰۹ پارہ ۱۷ وَمَا اَرسلنٰک اِلَّا رحمۃً للعٰلمین

ترجمہ :- صوفیہ کا اسمیں اتفاق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالمین کے وجود کے سبب ہیں۔ بلکہ فرمایا کہ تمام جہان کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے پیدا کیا گیا۔

تفسیر خازن ص ۲۸۴ پارہ ۱۷ ج ۱۴ وَمَا اَرسلنٰک الا رحمۃ للعالمین

ترجمہ: ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت جہان والوں کیلئے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ عام ہے ہر ایک کو مومن ہو یا غیر مومن تو جو مومن ہے اس کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا و آخرت میں رحمت ہیں۔ اور جو ایمان نہ لایا اس کے لئے آپ رحمت ہیں دنیا میں رحمت ہیں تاخیر عذاب کرنے کی وجہ سے

تفسیر بیضاوی ص ۲۸۳ پارہ ۳) قل ان کُنتُم تُحِبُّونَ اللہ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللہُ وَیَغفِر لَکُم ذُنُوبَکُم تیقربکم من جناب عزۃ ویبوئکم فی جوار قدسہ ۔

ترجمہ :۔ اے محبوبؐ تم فرما دو لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دیگا پس قربت عطا فرمائیگا تم کو اپنی عزت کی جانب سے اور جگہ دے گا تم کو اپنی بابرکت امان میں ۔

تشریح :۔ خیال رہے کہ بعض وسیلے منزل مقصود پر پہنچ کر چھوڑ دیئے جاتے ہیں جیسے ریل بعض وسیلے کبھی چھوٹ نہیں سکتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی شخص خدا تک پہنچ کر آپ کو چھوڑ نہیں سکتا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ اتباع سے محبوبیت اللہ تعالی کی حاصل ہوتی ہے ۔

تفسیر خازن ص ۵۲۹ پارہ ۳ واذا اخذ اللہُ مِیثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَا اٰتَیتُکُم مِن کِتَابٍ وَّحِکمَۃٍ ثُمَّ جَاءَکُم رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُم لَتُؤمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنصُرُنَّہٗ وَ اِنَّمَا کَانَ مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَبعُوثًا اِلٰی اَھلِ الکِتَابِ دُونَ النَّبِیّٖنَ الخ :۔..... اخذ اللہ المیثاق علی النبیین وامھم جمیعا الخ

ترجمہ :۔ اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا ۔ جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے ۔ تو تم ضرور بضرور اس پر

ایمان لانا۔ اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا اور سوائے اس کے نہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہلِ کتاب کی طرف مبعوث ہوئے نہ کہ اور انبیاء علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف ... عہد انبیاء ع و امم سب سے لیا

تشریح:۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصدق ہیں۔ آپ کی نبوت قیامت تک ہے۔ کہ سب سے آخری ہیں مبشر نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قرب میں جب تشریف لائیں گے۔ امتی بن کر تو اس امت کے امام کے پیچھے نماز پڑھینگے۔ بخاری ومسلم شریف ومشکوٰۃ شریف ص۴۸

و امامکم منکم :۔ تفسیر روح البیان ص۴۴۵ ثالث پارہ ۱۱

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط قال الکاشفی وَ بَعْضِی بر لفظ عزیز وقف کردہ اند و آں را صفت رسول مانند و معنی علیہ ما عنتم برین فرود آرند کہ بر ست آنچہ بکنید از گناہ یعنی اعتنا ساں آن بروے است۔ در روز قیامت بشفاعت تدارک آن خواہد نمود و درین معنی گفتہ اند ❀ نماند بعصیاں کسی درگرو ❀

❀ کہ دارد چنیں سیدے پیش رو ❀

❀ اگر دختر ت از گناہ پاک نیست چو او عذر خواہ ست بود باک نیست

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے ہیں۔ مسلمانوں پر کمال مہربان۔

کاشفی رح فرماتے ہیں بعضوں نے عزیز پر وقف کیا۔ اور عزیز کو صفت رسول کی بنائی یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہے تمہارے گناہوں کا شفاعت سے تدارک فرمانا۔ برزخی زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثبوت توسل پر آیات فائدہ ۱ پہلی ۵ آیات کی تفسیر پہلے ہو چکی

(۱) النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم (۲) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (۳) تفسیر روح المعانی کی عبارت یایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ط (۴) وابتغوا الیہ الوسیلۃ۔ (۵) لقد منّ اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم اٰیاتہ ویزکیھم۔ (۶) ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (روح المعانی ص۳۵ پارہ ۲۲) فقد وقعت رؤیتہ صلی اللہ علیہ بعد وفاتہ بغیر واحد من الکاملین من ھذہ الامۃ والاخذ منہ یقظۃ۔

ترجمہ:۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ سب نبیوں میں پچھلے بعد وفات کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کئی اس امت کے کامل لوگوں کو ہوئی۔ بیداری میں بھی زیارت اور استفادہ فرمایا۔ (سبحان اللہ) فائدہ وصف نبوت ہی نبی میں اعلیٰ درجہ کا وصف ہے۔ جس کے سبب وہ امت کے ملاذ۔ ملجا۔ دارین میں کامیابی کا وسیلہ ہیں۔ تفسیر ابن کثیر ص۵۱۹ پارہ ۵ جلد اول۔ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول

لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝

ترجمہ :۔ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں ۔ تو اے محبوبؐ تمہارے پاس حاضر ہوں ۔ پھر اللہؐ سے معافی چاہیں اور رسولؐ ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں ۔ اور تحقیق ذکر کیا بڑی جماعت نے جن میں شیخ ابو منصور الصباغؒ بھی ہیں اپنی کتاب حکایات مشہورہ میں عتبی رحمتہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے کہ عتبیؒ فرماتے ہیں کہ میں روضہ المطہر پہ بیٹھا تھا کہ ایک اعرابی آیا ۔ اور فرمایا السلام علیک یا رسول اللّٰہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کلام میں آپؐ کی شان کے متعلق سنا ہے ۔ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَاؤُکَ اور تحقیق آیا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے گناہ سے توبہ کرتے ہوئے اپنے رب کی طرف پھر شعر پڑھے میری جان قربان ہو اور اس قبر مبارک پر جس میں آپ سکونت رکھتے ہیں اس میں عفت ہے جود و کرم ہے ۔ پھر اعرابی چلا گیا عتبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے اونگھ آ گئی ۔ میں نے سرکار دو جہان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں اے عتبی اعرابی سے ملو اور اسے بشارت دو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا ہے ۔

فائدہ :۔ اس آیت میں ظلم ، ظالم ، مکان و زمان کسی قسم کی قید نہیں ، ہر گناہگار آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو وسیلہ بنائے تو لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ، اس کے حق میں ہے اور قاضی القاضات علامہ سبکی رحمتہ اللہ

علیہ فرماتے ہیں۔ کہ اگرچہ مورد اس آیت کا معین خاص قوم ہے۔ مگر علماء نے قاعدہ کے موافق اس سے عموم سمجھا ہے۔ حالت حیات اور وفات دونوں میں اس پر عمل ہے۔ جو شخص در دولت پر حاضر ہو کر اس آیت کو پڑھے اور خدا تعالیٰ سے مغفرت چاہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے مغفرت چاہیں اس کے گناہ معاف ہو جاویں گے۔ حکایت عتبی مشہور ہے۔ کہ تمام مذہب کے علماء نے اس کو روایت کیا ہے اور سب نے پسند کیا ہے۔ اور زیارت قبر مبارک کے آداب میں قرار دیا ہے۔ شفاء السقام صفحہ ۹۲۔ تفسیر مدارک میں بھی اسی طرح نقل کیا گیا ہے کچھ قدر کمی بیشی کے ساتھ جذب القلوب میں بھی۔

ے وکیف یصح فی الاعیان شیئٌ اذا احتاج النهار الی دلیل

تفسیر روح المعانی صفحہ پارہ ۶ قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین ط قد جاءکم من اللہ نور عظیم وھو نور الانوار والنبیّ المختار صلّی اللہ علیہ وسلّم والی ھذا ذھب قتادہؓ و اختارہُ الزجاج۔

ترجمہ:۔ بے شک اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب بے شک اللہ کی طرف سے ایک عظیم نور آیا۔ اور وہ نوروں کے نور نبی مختار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اسی طرف حضرت قتادہ رضؓ گئے ہیں اور زجاجؒ نے پسند فرمایا۔

فائدہ:۔ ملا علی قاری نے شرح شفا میں فرمایا کہ نور وکتاب مبین ط۔

دونوں حضور ہی ہیں۔ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مظہرِ صفات مظہرِ ذات مظہرِ احکام و اخبار ہیں۔ لھذا یہ عطف تفسیری بھی ہو سکتا ہے غرض نور اور سراج منیر کا اطلاق حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ذات پاک پر اسی وجہ سے ہے۔ کہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نور مجسّم اور روشن چراغ ہیں۔ نور و چراغ ہمیشہ ذریعہ وسیلہ صراط مستقیم کے دیکھنے اور خوفناک راستے سے بچنے کا ہوتے ہیں۔

سے :۔ ترا عز لولاک و تمکین بس است۔
ثنائے تو طٰہٰ و یٰسین بس است۔

تفسیر ابنِ کثیر ج دوم پارہ ۶ ص ۵۳) وَابتغوا الیہ الوسیلۃ والوسیلۃ ھِیَ التی یتوسل بھا الی تحصیل المقصود والوسیلۃ ایضًا علم علی اعلیٰ منزلت فی الجنۃ وھی منزلۃ رسول اللہِ صَلّی اللہ علیہ وسلّم ودارہ فی الجنّہ ط

ترجمہ :۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ وسیلہ کہتے ہیں جس کے ساتھ حصول مقصود کی طرف تقرب کیا جاوے وسیلہ جنت میں اعلیٰ مقام کا نام بھی ہے۔ وہ مقام حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ہے اور جنّت میں گھر ہے آپ کا۔

تفسیر صادی ص ۲۶۸ ج دوم ، النبیّ اَولیٰ بالمؤمنین من انفسھم وَ ھٰذہِ الایۃ اعظم دلیل علیٰ انّہٗ صَلّی اللہ علیہِ وَسلّم وھُوَ الواسطۃ العظمیٰ فی کل نعمۃِ وَصلت لِلخلق ط

ترجمہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم مومنین کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں ۔ یہ آیت بہت بڑی دلیل ہے ۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مخلوق کو ملنے والی ہر نعمت میں وسیلہ وواسطہ عظمیٰ ہیں ۔ تفسیر کبیر صہ ۸۲ ج ثالث پارہ ۴ ، فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ فَدَلَّتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلٰى اَنَّهٗ تَعَالٰى يَشْفَعُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَقِّ الْكَبَائِرِ فِی الدُّنْيَا فَبِاَنْ يَشْفَعُهٗ فِیْ حَقِّهِمْ فِی الْقِيَامَةِ كَانَ اَوْلٰى ۔

ترجمہ :۔ تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو ۔ پس یہ آیت دلالت کرتی ہے ۔ کہ جب اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اہل کبائر کیلئے دنیا میں قبول فرماتے ہیں ۔ تو قیامت میں بطریق اولیٰ ہوگی (تفسیر صاوی صہ ۲۸۷ پارہ ۲۲ سورۃ احزاب) اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ، يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔ وہ مکافات لبعض حقوقہ علی الخلق لانہ الواسطۃ العظمیٰ فی کل نعمۃ وصلت لہم وحق علی من وصل لہ نعمتا من شخص ان یکافئہ ۔

ترجمہ :۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں ۔ (اس غیب بتانے والے) نبی پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو ۔ مخلوق کیلئے حکم لبعض حقوق کے بدلہ کے طور پر ہے ۔ کیونکہ وسیلہ عظمیٰ ہیں ۔ ہر نعمت میں لائق ہے ۔ کہ ان کا شکر ادا کیا جاوے ۔

اقسام استعانت

تفسیر روح المعانی صنہ وقولہٗ وایاک نستعین یدل علی نفی الا ستقلال فیہ ۔ ترجمہ اور تجھی سے مدد چاہیں نفی استعانت استقلال ہے ۔ تفسیر بیضاوی صہ۲۹ پارہ اوّل وَایاک نستعین والاستعانۃ طلب المعونۃ وھی اما ضروریہ وغیر ضروریۃ والضروریہ مالا یتاتی الفعل دونہٗ کاقتدار الفاعل وَغیر الضروریۃ تحصیل ما تیسر الفعل بہٖ وَیسھل کالراحلۃ فی السفر ...... ویعلم منہ ان تقدیم الوسیلۃ علی طلب الحاجۃ ادعٰی الی الاجابۃ ۔

ترجمہ :۔ اور تجھی سے مدد چاہیں استعانت طلب معونۃ کو کہتے ہیں ۔ وہ دو قسم (۱) ضروریہ (۲) غیر ضروریہ ۔ ضروریہ وہ کہ فعل اس کے بغیر نہ ہو جیسے اقتدار فاعل ۔ غیر ضروریہ حصول اس چیز کا جس کے ساتھ کام آسان وسہل ہو جیسے سواری سفر میں ...... معلوم ہوا کہ حاجت زیادہ قبول ہوتی ہے ۔ بوجہ پہلے وسیلہ ہونے کے ۔

تفسیر مدارک صہ۲۹ وَایاک نستعین وقدمت العبادۃ علی الاستعانۃ

مقامِ شفاعت

لِاَنّ تقدیم الوسیلۃ قبل طلب الحاجۃ اقرب الی الاجابۃ

ترجمہ:۔ استعانت پر عبادت مقدم کی گئی۔ اسلئے کہ حاجت طلب کرنے سے پہلے وسیلہ تلاش کرنا قبولیت کی طرف زیادہ قریب کرتا ہے۔ (تفسیر روح البیان ص۴۵۵ پارہ ۳۰) وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ۝ وفی الحدیث اشفع لامتی حتیٰ ینادی بی ارضیت یا محمد فاقول رب قد رضیت :۔

ترجمہ:۔ اور بے شک قریب ہے، کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا۔ کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ حدیث پاک میں ہے کہ میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔ یہاں تک کہ کہا جاویگا کیا راضی ہو گئے۔ تو میں کہوں گا یا رب راضی ہوں۔

تفسیر خازن ص۵۲۶ پارہ ۳۰ وَلَسَوْفَ یعطیك رَبُّكَ فترضیٰ : قال بن عباسؓ ھی الشفاعۃ فی امتہٖ حتیٰ یرضیٰ ۔

ترجمہ:۔ بے شک تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اپنی امت میں وہ شفاعت ہے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم راضی ہو جاویں گے۔ (تفسیر مدارک ص۵۲۶ پارہ ۳۰) وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فی الاٰخرۃ ط من الثواب و مقام الشفاعۃ وَغیر ذالكَ فَتَرْضٰی وَ لَمَّا نزلت قَالَ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسَلّم اذا لا ارضیٰ قط و واحدٌ مِنْ اُمَّتِی فِی النَّارِ :۔

ترجمہ:۔ بے شک تمہارا رب تمہیں اتنا دیگا ثواب اور مقام شفاعت وغیر ذالكَ کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ جب نازل ہوئی یہ آیت تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں اتنے تک بالکل راضی نہ ہوں گا کہ

ایک میرا امتی دوزخ میں ہو۔

تفسیر تنویر المقیاس ص۵۲۶ پارہ ۳۰) وَلسوف یُعطیکَ رَبُّکَ
فی الاٰخرۃِ مِنَ الشفاعۃِ فترضیٰ حتی ترضیٰ ؛

ترجمہ :- بے شک تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا، آخرت میں شفاعت
سے کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔۔۔

تفسیر روح البیان ص۱۹۲ پارہ ۱۵) عَسٰی رَبُّکَ اَنْ یَّبْعَثَکَ
مِنَ القبرِ فیقیمکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا عندکَ وَعند جمیع
النَّاس وَھُوَ مقام الشَّفَاعَۃ العامۃ لاَ ھل المَحْشَرِ یغبطہ
بہ الاَوّلون وَ الاٰخرون ؛

ترجمہ :- قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں قبر سے کھڑا کرے پس
کھڑا کرے جہاں سب تیری حمد کریں اور وہ مقام شفاعت عامہ اہل محشر کیلئے
ہے جس پر اگلے پچھلے رشک کریں گے۔ (تفسیر روح المعانی ص۱۴۱ پارہ ۱۵)
عَسٰی ان یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ؛ والمقام المحمود
ھُوَ مَقَام الشفاعۃ لِاَنَّہٗ یَحْمَدُہٗ فیہ الاَوَّلُوْنَ وَالاٰخِرُوْنَ

ترجمہ :- قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں
سب تمہاری حمد کریں۔ وہ مقام شفاعت ہے کہ اگلے پچھلے تعریف کریں گے۔

تفسیر مدارک ص۶۱ پارہ ۱۵ عَسٰی ان یبعثکَ رَبُّکَ مقامًا
مَّحْمُوْدًا وھُوَ مقام الشفاعۃ عند الجمھور وَیَدُلُّ علیہ
الاَخبار ؛ قریب ہے کہ تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری

حمد کریں۔ عند الجمہور وہ مقام شفاعت ہے احادیث اس پر دال ہیں۔

نفوس مدبرات

تفسیر تنویر المقباس ص۲۴ پارہ ۱۵ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا مقام الشفاعة محمودا یحمدك الاولون والاخرون۔

ترجمہ:۔ قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔ مقام شفاعت ایسا محمود کہ اگلے پچھلے آپ کی تعریف کریں گے۔

(تفسیر بیضاوی ص۷۴۸ پارہ ۳۰) وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا او صفات النفوس الفاضلة حال سلوکھا فانها تنزع عن الشھوات وتنشط الی عالم القدس فتسبح فی مراتب الارتقاء فتسبق الی الکمالات حتی تصیر من المکملات۔

ترجمہ: قسم ہے اُن کی کہ سختی سے جان کھینچیں اور نرمی سے بند کھولیں۔ اور آسانی سے پیریں پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں۔ پھر کام کی تدبیر کریں یا مقام سلوک کے حالات ہیں۔ کیونکہ نفوس کو شہوات سے نزع اور نشط عالم قدس کی طرف ترقی کے مراتب میں پھر تیرنا پھر کمالات کی طرف سبقت یہاں تک کہ کامل کرنے والوں میں سے ہو جاتے ہیں۔

تفسیر روح المعانی ص۲۴ پارہ ۳۰) وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا وَّقیل اقسام بالنفوس حال سلوکھا وتطھیر ظاھرھا وباطنھا۔

ترجمہ:۔ قسم ان کی کہ سختی سے جان کھینچیں۔ بعضوں نے فرمایا کہ نفوس کے ساتھ قسمیں ہیں۔ سلوک کے حالات کے وقت طہارت ظاہری و باطنی ہونے کے ساتھ مجاہدہ کے عبادت میں اور ترقی معارف الہیہ میں کیونکہ انہیں شہوات سے کھینچا جاتا ہے اور عالم قدس کی طرف ان کے بند کھولے جاتے ہیں۔ پھر مراتب ارتقاء میں وہ تیرتے ہیں۔ پھر کمالات کی طرف سبقت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ نفوس ناقصہ کیلئے مکملات بن جاتے ہیں

اصحابِ قبور سے بھلائی کا پہنچنا

تفسیر بیضاوی ص۲۴۹ پارہ ۲۸ کما یئس الکفار مِنْ اَصْحَابِ القبور ط ان یبعثوا اویثابوا اوینالھم خیر منھم

ترجمہ:۔ جیسے کفار آس توڑ بیٹھے ہیں۔ قبر والوں سے یہ کہ اٹھائے جائیں۔ یا انہیں بدلہ دیا جائے۔ یا پہنچے قبر والوں سے اُن کو بھلائی قبر والوں کی مدد سے مایوس ہونا عقیدہ کفار ہے۔

(تفسیر صاوی ص۱۴۹ جلد دوم پارہ ۱۸) فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْھُمْ فِیْ ذَالِکَ تفویض الامر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ الواسطۃ العظمٰی بین الخلق وربھم فاذا اذن لاحد علم من ذالک ان رضاء اللہ فی اذنہ ے وخصلک بالھدی فی کل امر فلست تشاء الا ماشا

ترجمہ:۔ تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دیدو۔ اسمیں آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلّم کی طرف تفویض امر ہے۔ کیونکہ آپ مخلوق اور رب کے درمیان واسطہ عظمیٰ ہیں۔ جب کسی کو اجازت دیں گے۔ تو معلوم کیا جاویگا۔ رضا اللہ کی آپ کی اجازت میں ہے۔

محبّت اولیائے کرام

تفسیر صاوی صہ ۳۲ جز رابع پارہ ۲۳ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوا مِنْ دُوْنِہٖ اولیاء ای الاصنام وامّا الاولیاء بمعنی المتولّین خدمۃ ربھم وتولّاھُمْ بمحبتہٖ وَمَعْرِفَتِہٖ فمحبتُھُمْ وَالتّعلّق بِھِمْ مِنْ جُمْلَۃِ طاعَۃِ اللہ لاَنَّھُمْ وسیلۃٌ لنا الی اللہِ وَرَسُوْلِہٖ ولسیت محبتنا لَھُمْ وَتَوَسّلُنَا بِھِمْ شرکا اِلاَّ اِذَا کانَتْ عَلیَ وجہ العبادۃ کالسجود مثلاً ط

ترجمہ :- اور وہ جنہوں نے اس کے سوا اور والی بنا لئے یعنی بت اور جو اولیاء کرام جو اپنے رب کی خدمت میں مستعد ہیں۔ جنہیں اللہ نے اپنی محبت اور معرفت سے خاص کیا سو ان کی محبّت اور ان سے تعلق اللہ تعالیٰ کی طاعت سے ہے۔ کیونکہ وہ ہمارے لئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی طرف وسیلہ ہیں ہمارا ان سے محبّت کرنا اور ان سے توسّل پکڑنا شرک نہیں ہاں جب عبادت کے طریقے پر ہو جیسے سجدہ آگے مَا نَعْبُدُھُمْ بھی اسی طرف مشیر ہے

التوسل قبل خلقہ (صلی اللہ علیہ وسلم پر)

احادیث مبارکہ: اخرج الدیلمی فی مسند الفردوس
بسند رواہ عن علی رض قال
سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قول اللہ تعالی فتلقی
ادم من ربہ کلمات فتاب علیہ فقال ان اللہ اھبط
ادم بالھند وحواء بجدۃ وابلیس بمیسان والحیۃ
باصبھان وکان للحیۃ قوائم کالبعیر ومکث ادم مائۃ
سنۃ باکیا علی خطیئتہ حتی بعث اللہ الیہ جبرئیل وقال
یا ادم الم اخلقک بیدی الم انفخ فیک من روحی
الم اسجد لک ملائکتی الم ازوجک حوی امتی
قال بلی قال فما ھذا البکاء قال وما یمنعنی من البکاء
وقد اخرجت من جوار الرحمۃ قال فعلیک بھولاء
الکلمات فان اللہ قابل توبتک وغافر ذنبک قل اللھم
انی اسئلک بحق محمد وآل محمد سبحانک لا الٰہ الا انت
عملت سوء ظلمت نفسی فاغفرلی انک انت الغفور رحیم ط
اللھم انی اسئلک بحق محمد وآل محمد سبحانک لا الٰہ
الا انت عملت سوء وظلمت نفسی فتب علی انک انت التواب
الرحیم ط فھولاء الکلمات التی تلقی ادم۔

ترجمہ: جناب حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کہ فَتَلَقّٰی آدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ کے کیا معنی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو ہند میں ڈالا۔ حضرت حوّا کو جدّہ میں ابلیس کو بیسان میں سانپ کو اصبہان میں اس وقت سانپ کے پاؤں اونٹ کی طرح تھے۔ آدم اپنے گناہوں کی ندامت میں ہند میں سو برس روئے اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے یہ حکم بھیجا۔ کہ اے آدم کیا ہم نے تم کو قدرت سے نہیں پیدا کیا۔ کیا ہم نے اپنی روح تم میں نہیں پھونکی کیا ہمارے فرشتوں نے تم کو سجدہ نہیں کیا کیا حوا علیہا السلام کا ہم نے تم سے نکاح نہیں کیا آدمؑ نے کہا سب کچھ ہوا حکم ہوا پھر یہ رونا کیسا آدمؑ نے فرمایا کیوں نہ روؤں جوارِ رحمت سے نکالا گیا اس سے بڑھ کر کیا مصیبت ہو گی۔ حکم ہوا ان کلمات کا ورد رکھو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرے گا تمہارے گناہوں کو بخشے گا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الخ یہ وہ کلمات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو سکھائے

فائدہ:۔ اس حدیث پاک کو ۱۴ اور کتابوں میں بھی نقل کیا گیا ہے تفسیر کے بیان میں ان کے نام دیکھ لیں جو گذشتہ صفات پر ہیں وسیلہ ناجائز ہوتا تو خود تعلیم فرماتے حدیث پاک :حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت فاطمہ بنت اسدؓ فوت ہوئیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ان کے سرہانے تشریف فرما ہوئے ان کی بہت تعریف فرمائی اپنی پیراہن مبارک کفن کیلئے عطا فرمائی

حضرت اُسامہ، حضرت ابو ایوب انصاری رضی و دیگر صحابہ کرام کو قبر کھودنے کا حکم دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے بھی کھودا بعد فارغ ہونے کے لحد میں تشریف لے گئے اور لیٹے اور فرمایا اللہ تعالیٰ ہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس پر موت نہیں اغفر لامی فاطمہ بنت اسد ووسع علیھا مدخلھا بحق نبیك والانبیاء الذین من قبلی یعنی یا اللہ میری ماں کو بخش دے اور اس کی قبر کو وسیع فرما اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور مجھ سے پہلے انبیاء کے صدقے . ان پر چار تکبیریں پڑھیں (جنازہ کی) اور قبر میں آتارا آپ کے ساتھ حضرت عباس و حضرت ابو بکر رضی بھی تھے

اس حدیث پاک کو طبرانی، ابن حبان، حاکم ابن ابی شیبہ دا بو نعیم جذب القلوب . طبرانی نے سند جید کے ساتھ روائت کیا

شواھد الحق ص ۹۴ پر بھی ہے

ف . یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت فرمائی تھی .

نابینا صحابی رضی کا واقعہ

حدیث پاک :- عن عثمان ابن حنیف ان رجلا ضریرا اتی النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلَّمَ فقال ادعُ اللّٰہَ ان یُّعافِینِی

فقال ان شئتَ دعوتُ وَاِنْ شئتَ صبرتَ وھُوَ خیر
قَالَ فَادعوہ فامرہ اَنْ یتوضأ فَیُحْسِنُ وُضوءَہٗ ویدعوا
بھذا الدعاءِ اَللّٰھُمَّ اسالُکَ وَاَتوجہ اِلیکَ بنبیّکَ محمد
نبی الرحمۃَ یا محمد انی اتوجہ بکَ اِلیٰ رَبِّیْ فی حاجتی
لتقضیٰ اَللّٰھُم شفّعہُ فیَّ فعاد وقد اَبصَرَ اس حدیث کو
بخاری رحمہ نے تاریخ میں ابن ماجہ رحمہ حاکم رحمہ نے ۳ مستدرک میں اسناد
صحیح کے ساتھ ، ترمذی رحمہ لنسائی ۵ رحمہ جوہر منظم ۶۱ بیہقی رحمہ طبرانی رحمہ
روح المعانی ۸ پارہ ۶ صہ ۱۲۵ میں مشکوٰۃ شریف ۹ صہ ۲۱۹ حافظ ذہبی ۱۰
ابن تیمیہ نے اپنے فتاوٰی میں حافظ جزری ۱۱ نے حصن حصین میں حافظ
سیوطی رحمہ ۱۳۰ نے جامع صغیر میں ، مظاہر حق ج ۲ صہ ۳۳۱ شیخ عبد الحق
صہ ۱۳۸ ترجمہ : حضرت عثمان بن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ تحقیق ایک نابینا صحابی رضی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا
اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے نظر عطا فرمائے ۔
آپ نے فرمایا کہ اگر چاہے تو تو میں دعا مانگتا ہوں اگر صبر کرے تو اچھا ہے ۔
صحابی نے عرض کی کہ دعا فرمایئے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ
اچھی طرح وضو کرے اور یہ دعا مانگے ۔ اَللّٰھُمَّ اسئلُکَ الخ) یا اللہ
میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے جو نبی رحمت ہیں یا محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی حاجت

میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت روا ہو یا اللہ ان کو میرے حق میں شافع بنا پس وہ لوٹا اور اسکی آنکھیں روشن تھیں ۔

اس حدیث پاک میں توسل بھی ہے اور ندا یا محمد بھی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (شواہد الحق صہ ۹۴ دیکھو)

حدیث پاک دعا وسیلہ

عن ابي سعيد رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرج من بيته الى الصلوٰة فقال اللّٰهم اني اسئلك بحق السائلين عليك واسالك بحق ممشاى هذا اليك ان تعيذني من النار وان تغفرلي ذنوبي فانه لا يغفر الذنوب الا انت اقبل الله عليه بوجهه واستغفر له سبعون الف ملك اس حدیث پاک کو ابن ماجہ نے سیوطیؒ نے جامع کبیر میں ابن السنی حافظ ابو نعیم اور شواہد الحق صہ ۹۳ میں نقل کیا۔

ترجمہ:۔ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے نکلے نماز پڑھنے کیلئے اور یہ دعا پڑھے **اللّٰهم اني اسئلك بحق السائلين عليك** یعنی یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں سائلین کی حرمت کے طفیل اور تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رضا کی خاطر میرے چلنے کے طفیل یہ کہ تو مجھے

آگ دوزخ سے پناہ دے۔ اور یہ کہ تو میرے گناہ بخش دے۔ کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس آدمی پر متوجہ ہوتے ہیں۔ اور اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مغفرت کرتے ہیں۔

تشریح :- دعا مذکورہ بحق السائلین علیک میں ہر مومن بندے کے ساتھ ثبوت توسل ہے۔ شواہد الحق ص۳۹۰ اللھم انی اسئلک بحق السائلین علیک وھذا توسل صریح لا شک فیہ اور ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر کے ص۱۶۱ میں لکھا ہے۔ کہ احادیث میں حق سے حرمت یا مراد وہ وعدہ جو حسب مقتضائے رحمت ہو چکا ہے۔ اور شیخ عبدالحق نے شرح سفر السعادہ میں جائز الاستعمال فرمایا۔

واقعہ صحابی رضؓ

حدیث پاک مشکوٰۃ شریف ص۱۶۹ مظاہر حق ص۱۳۳ باب فضل الصدقہ ج دوم عن ابی جری جابر بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتیت المدینۃ فرأیت رجلا یصدر الناس عن رأیہ لا یقول شیئا الا صدروا عنہ قلت من ھذا قالوا ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ط الخ۔

اور روایت ہے ابی جری سے کہ نام ان کا جابر بن سلیم ہے کہا آیا میں مدینہ منورہ میں پس دیکھا میں نے ایک شخص کو کہ پھرتے ہیں لوگ عقل اس کی سے یعنی عمل کرتے ہیں موافق فرمانے اس کے جیسا کہ راوی نے

واضح کر کے کہا نہیں فرماتا کچھ مگر عمل کرتے ہیں لوگ اس پر کہا میں نے کون ہے
یہ کہا لوگوں نے یہ ہیں رسول خدا کے کہا راوی نے دوبارہ کہا میں نے علیک السلام
یعنی تجھ پر سلام اے رسول خدا کے فرمایا نہ کہہ علیک السلام کہ علیک
السلام کہنا دعا ہے مُردے کی کہہ السلام علیک یعنی سلام ہو تجھ پر
کہا میں نے تم ہو رسول خدا کے پس فرمایا میں ہوں رسول خدا کا وہ اللہ کہ
اگر پہونچے تجھ کو ضرر پس پکارے تو اس کو ساتھ میرے وسیلہ کے دور
کرے ضرر کو تجھ سے اور اگر پہنچے تجھ کو قحط سالی پھر پکارے تو اس کو
(یعنی وسیلہ سے) پیدا کرے سبزہ زمین میں تیرے لئے اور جس وقت کہ
ہو تو زمین میں خالی ہو پانی اور درخت سے ہو یا جنگل میں کہ دور ہو آبادی سے
اور گم ہو جاوے سواری تیری پس پکارے تو اس کو (وسیلہ سے) پھر لاوے
سواری تجھ پر کہا حضرت جابرؓ نے کہا میں نے نصیحت کیجئے مجھ کو فرمایا نہ
بُرا کہہ کسی کو کہا حضرت جابرؓ نے پس نہ بُرا کہا میں نے پیچھے اس کے کسی آزاد
کو اور نہ غلام کو اور نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو. فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اور نہ حقیر جان کسی چیز کو نیکی سے یعنی کوئی تجھ سے کرے یا تو
کسی سے کرے حقیر نہ جان اگرچہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو. بلکہ اگرچہ کوئی تجھ
سے نیکی کرے اگرچہ تھوڑی ہو بہت جان اور شکر ادا کر اور جو کچھ
تیرے ہاتھ سے نیکی ہو سکے کر غنیمت جان اور بات کر تو بھائی اپنے سے
حالانکہ تو ایسا ہو کہ خوش ہو طرف اس کے منہ تیرا. یعنی تواضع اور خوش
کلامی کر اس سے تاکہ خوش ہو دل اس کا بسبب حسن خلق تیرے کے اسلئے

کہ تحقیق یہ بھی نیکی سے ہے۔ اور اونچی کر ازار اپنی آدھی پنڈلی تک پس اگر نہ مانے تو پس ٹخنوں تک اور بچ تو لٹکانے ازار کے سے اسلئے کہ لٹکانا ازار کا تکبر سے ہے۔ اور تحقیق اللہ دوست نہیں رکھتا تکبر کو اور اگر کوئی شخص گالی دے تجھ کو اور عار دلاوے تجھ کو ساتھ اس عیب کے کہ جانتا ہے تجھ میں پس نہ عار دلا تو اُس کو ساتھ اس عیب کے کہ جانتا ہے تو اس میں اسلئے کہ نہیں ہے گناہ اس کا مگر اس پر نقل کی یہ ابوداؤدؒ اور ترمذیؒ نے۔

فائدہ: جو پہلے سلام کا جواب یا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا نہ ہو یا جواب اسلئے نہ دیا کہ ادب سکھانا مقصود ہو۔ اگرچہ علیک السلام مردے کیلئے یہاں خاص فرمایا لیکن تحقیق یہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقبرہ پر جانے کے وقت اَلسَّلَامُ علیکم دار قوم مومنین وانا ان شاءاللہ بکم لاحقون اسال اللہ لی ولکم العافیہ جنت البقیع میں فرمایا۔ یعنی عرف میں علیک السلام مُردے کا سلام ہے ورنہ حکم اس طرح نہ فرمایا کہ علیک السلام مُردے پر کہا کرو۔ پائینچے ٹخنوں کے نیچے کرنا بڑا گناہ ہے۔ ٹخنوں سے جتنا نیچے ہوگا وہ حصہ دوزخ میں جلے گا

حدیث پاک } کتاب العلم مشکوٰۃ شریف ص ۳۲ مظاہر حق ص ۲ وعَنْ معاویۃَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالَ قالَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وَسلّمَ مَنْ یُّرِدِ اللہُ بِہٖ خَیْرًا یفقّھْہُ فِی الدِّیْنِ وَ اِنّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللہُ یُعْطِیْ متفق علیہ۔

ترجمہ: اور روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے جو شخص کہ ارادہ کرے اللہ تعالیٰ ساتھ اس کے بھلائی کا سمجھ دیتا ہے اس کو بیچ دین کے یعنی احکام شریعت و طریقت اور حقیقت میں اور سوائے اس کے نہیں کہ میں بانٹتا ہوں اور اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ روایت کی یہ مسلمؒ اور بخاریؒ نے۔

تشریح:۔ بخاری شریف صـ۱۶ کے حاشیہ اسی حدیث پر لکھا ہے۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا میں قاسم ہوں یعنی ہر ایک کو علم اس کی استعداد کے مطابق میں دیتا ہوں اور فہم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور اس میں تفکر بھی عطا فرماتا ہے

حدیث معافی حد صحابیؓ

مشکوٰۃ شریف صـ۵۸

حدیث پاک:۔ عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّی اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ قَالَ وَلَمْ یَسْئَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَةِ الصَّلٰوۃُ فَصَلّٰی مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیہ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ علیہ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیَّ کِتَابَ اللّٰهِ قَالَ اَلَیْسَ قَدْ صَلَّیْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَلَکَ ذَنْبَکَ اَوْحَدَّکَ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ تحقیق پہنچا ہوں میں حد کو پس قائم کرد مجھ پر اس کو۔ کہا راوی نے اور نہ پوچھا حضرت نے اس سے حال حد کے سے اور وقت آیا نماز کا پس نماز پڑھی اس نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس جبکہ پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز کھڑا ہوا وہ شخص پس کہا اس نے یا رسول اللہ تحقیق پہونچا ہوں میں حد کو یعنی ایک لائق حد کے کیا ہے میں نے گناہ پس قائم کر مجھ پر حکم اللہ کا فرمایا کیا نہیں نماز پڑھی تو نے ساتھ ہمارے کہا اس نے کہ ہاں پڑھی ہے۔ فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ نے بخشے واسطے تیرے گناہ تیرے یا فرمایا حد تیری روایت کی یہ بخاری رض اور مسلم رض۔

تشریح:۔ لمعات میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم مغفرت کا دیا۔ اپنے ساتھ نماز پڑھنے کے واسطہ سے فتح الباری صـ۱۲ ج ثالث ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چادر مانگی۔ اور فرمایا انما سألتہ لتکون کفنی، یعنی یہ چادر اسلئے مانگی تھی تاکہ اس کو اپنا کفن بناؤں اور وسیلہ سے نجات پاؤں۔

خادم صحابی رضؓ کا واقعہ

حدیث پاک مشکوٰۃ شریف صـ۸۴ باب السجود وفضلہ وَعَنْ ربیعۃ بْنِ کعبٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ کُنْتُ اَبِیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُہٗ بِوَضُوْئِہٖ وَحَا

جَبْهَتِهٖ فَقَالَ لِیْ سَلْ فَقُلْتُ اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّةِ قَالَ اَوْغَیْرَ ذَالِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَتِ السُّجُوْدِ (رواہ مسلم)

ترجمہ:۔ اور روایت ہے حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا میں کہ رات گزارتا تھا میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لاتا میں حضرتؐ کے پاس پانی وضو کا اور حاجت ان کی مسواک اور مصلیٰ وغیرہ پس فرمایا مجھ کو مانگ یعنی جو جی چاہے خیر دنیا اور آخرت کی پس کہا میں نے مانگتا ہوں آپ سے رفاقت بہشت میں۔ فرمایا یا سوا اس کے یعنی یہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہے بہت بڑا ہے کچھ اور چاہ کہا میں نے مطلب میرا وہی ہے۔ کہ عرض کیا میں نے فرمایا پس مدد کر میری اوپر ذات اپنی کے ساتھ بہت کرنے سجدوں کے روایت کی یہ مسلم رضؓ نے ہے

فتح قفل ارچہ کلید است اے عزیز
جنبش از دست قومی خواہند نیز۔

اور اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ خدمت بزرگوں کی اور راضی کرنا ان کو موجب سعادت اور حصول کرامت کا ہے۔ حضور مختار رضا سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ خلاصہ موجودات کے ہیں۔

(مظاہر حق صفحہ ۲۹۰)

تشریح:۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَعِنِّیْ فرمایا کہ

میری اعانت کر اسی کو اعانت کہتے ہیں، سل مطلق صاف ظاہر ہے
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی حاجت روا فرما سکتے ہیں۔ اسئلہ
اگر شرک ہوتا تو منع فرماتے کہ مجھ سے نہ مانگ بلکہ خدا سے مانگ
صحابی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ آپ کے سامنے یہ ہے۔

طلب بارش جوہر منظم صد ۶۲ عن خلاصۃ الوفاء میں روایت بیہقی اور ابن ابی شیبہ کی سند صحیح کے
ساتھ عربی عبارت کا ترجمہ یہ ہے۔ حضرت مالک دار رضی اللہ جو خازن
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تھے۔ کہتے ہیں کہ عہد خلافت
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مدینہ منورہ حرسھا اللہ تعالیٰ میں
قحط پڑا۔ پھر ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی امت
کیلئے دعا مانگئے وہ ہلاک ہوئی ہوئی جاتی ہے پھر اس شخص نے خواب
دیکھا۔ کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ اور سلام کہو اور یہ خبر دو کہ بارش ہوگی
اور تم زیرکی اور سمجھ کو لازم پکڑ۔ وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ
عنہ کے پاس آیا۔ اور ماجرا بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
زار و زار روئے۔ اور فرمایا یا رب میں احکام بجا لاتے میں کمی نہیں
کرتا۔ مگر وہ چیز جو مجھ سے نہ ہو سکے۔

اس حدیث کو حارث بن خیثمہ رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کیا ہے۔ اور
شفاء السقام میں ہے کہ اس حدیث پاک سے استشہاد ہے۔

مدت برزخ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے بارش طلب کرنے پر:

شفاء السقام میں ہے حضرت ابی الجوزا رضؓ سے کہ ایک مرتبہ مدینہ شریف میں قحط پڑا لوگوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکایت کی انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرہ مبارکہ کی چھت میں سوراخ کیا جائے۔ کہ آسمان نظر آئے۔ ایسا ہی کیا گیا۔ خوب مینہ برسا جس سے اچھی طرح گھاس اُگی اونٹ موٹے تازے ہو گئے۔ چربی سے لد گئے

جذب القلوب میں ہے کہ بکشادن دریچہ رمزی واضح است تا آنکہ موجب فتح باب مطلوب دعا وسوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم است از درگاہ رب العالمین جل جلالہٗ۔

فائدہ:۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس واقعہ سے ایسے متاثر ہوئے کہ بے اختیار رونے لگے، یہ اجماع سکوتی ہے۔ یہ حدیث پاک مشکوٰۃ شریف کے صفحہ ۵۴۵ پر ہے۔

بروایت دارمی رضؓ اور زمانہ خیر القرون کا واقعہ ہے:۔

حدیث پاک مشکوٰۃ شریف صـ۵۴۵۔ ابن منکدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمین روم میں لشکر سے بچھڑ گئے تو تلاش لشکر میں بھاگتے ہوئے چلے کہ اچانک شیر سامنے

آگیا۔ فرمایا اے شیر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں میرا ایسا ایسا معاملہ ہے۔ تو شیر دم ہلانے لگا۔ یہاں تک کہ ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ جب بھی کوئی آواز سنتا اس کی طرف بوجہ حفاظت متوجہ ہوتا۔ یہاں تک کہ وہ صحابی لشکر تک پہنچ گئے پھر شیر لوٹ گیا۔ شرح سنہ میں یہ روایت ہے:

قصیدہ

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ
إِنْ تَلْقَهُ الْأُسْدُ فِي آجَامِهَا تَجِمْ

ترجمہ:- جس کی مدد بذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اگر شیر اسکو اپنے بیشوں میں ملے تو الخ۔ بخاری شریف و مسلم شریف و مشکوٰۃ شریف ص ۵۲۸ باب المعراج

شفقت حضرت موسیٰ علیہ السلام

(باب المعراج)

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فصل اول کی بڑی حدیث پاک میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بار بار فرمانا عالم برزخ میں فَارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب سے اپنی امت کیلئے (۵۰ نمازوں میں سے) تخفیف کا سوال فرمائیں۔ اس امت کیلئے نصیحت اور شفقت فرمائی۔

فائدہ: جب اس حدیث پاک میں شک نہیں کہ تفسیر قرآن پاک ہے۔ اور شک معراج شریف کا کرنے والا کافر ہو جاتا ہے تو حیرانی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم برزخ میں وسیلہ ہونے میں آپ کو کیوں شک ہے

وَكَيْفَ يَصِحُّ فِي الْأَعْيَانِ شَيْءٌ
إِذَا احْتَاجَ النَّهَارُ إِلَى دَلِيلٍ
قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ
وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمٍ
إِنَّنِي فِي بَحْرِ غَمٍّ مُغْرَقٌ
خُذْ يَدِي سَهِّلْ لَنَا أَشْكَالَنَا

ترجمہ:۔ اے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری درد بھری کہانی سنئے۔ اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے حالات پر نظر شفقت فرمائیے۔ بے شک میں غم کے سمندر میں ڈوبا ہوا ہوں۔ میری دستگیری فرما کر مشکلات آسان فرمائیے۔

ثبوت توسل بعد حیاتہ فی البرزخ

جوہر منظم صد ۱۴: طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں آپ کے پاس آیا کرتا تھا۔ مگر آپ اس کی طرف متوجہ نہ ہوتے اور نہ اسکی حاجت

پر غور کرتے اس شخص نے حدیث نابینا صحابی رضؓ کی جو گذر چکی ہے
اس کے راوی حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس
اس امر کی شکایت کی راوی مذکور نے کہا وضو کرنیکا برتن لیکر
وضو کر اور مسجد میں جاکر نماز پڑھ پھر یوں دعا مانگ۔ اَللّٰھُمَّ
اِنِّی اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّی
اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ وَاِلٰی رَبِّکَ لِتَقْضِیَ حَاجَتِیْ اور اپنی حاجت
کا نام لینا۔ وہ شخص چلا گیا۔ اور راوی کے قول پر عمل کیا۔ پھر حضرت
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در خلافت پر آیا۔ دربان ہاتھ پکڑ کر
اسے خلیفہ کے پاس لے گیا۔ اور ان کے پاس بٹھایا خلیفہ نے فرمایا
اپنی حاجت بیان کر اس شخص نے اپنی حاجت کو بیان کیا۔ خلیفہ
نے حاجت کو پورا کیا۔ پھر فرمایا جو تیری حاجت ہو آکر بیان کیا
کر وہ شخص وہاں سے نکلا اور ابن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا۔
اور ان سے کہا خدا تمہیں جزائے خیر دے کہ حضرت عثمان رضی
اللہ تعالیٰ عنہ میری حاجت پر غور نہ فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ
تم نے ان سے میری سفارش کی۔ یہ سنکر ابن حنیف
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں نے خلیفہ سے کچھ نہیں کہا۔
لیکن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔
ایک اندھے صحابی نے آپ کے حضور میں آکر اپنی بینائی جاتے رہنے کی
شکایت کی۔ میں نے اس سے یہ سمجھا کہ آپ کا توسل باعث انجاح

مرام ہوتا ہے۔ الی آخرہ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ کذا فی الدر المنثور بروایت طبرانی، بیہقی اس دعا پر صحابہ رض اور تابعین نے عمل کیا۔

پیشی اعمال اُمّتا ۔ تفسیر روح البیان ج ۵ ص ۵۲۹

ثم اعلم ان حیاتہٗ علیہ السلام رحمۃٌ ومماتہٗ رحمۃٌ کما قال حیاتی خیرٌ لکم ومماتی خیرٌ لکم قالوا ھٰذا خیرنا فی حیاتک فما خیرنا فی مماتک فقال تعرض علی اعمالکم کل عشیۃ الاثنین والخمیس فما کان من خیر حمدت اللہ تعالیٰ وما کان من شر استغفر اللہ لکم) اور شواھد الحق ص ۴۷ پر بھی یہ حدیث پاک مذکور ہے۔

ترجمہ:۔ پھر جان تو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی حیات رحمت ہے۔ اور موت بھی رحمت ہے۔ جیسا کہ فرمایا میری زندگی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور موت بھی تمہارے لئے بہتر ہے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی بہتری ہماری آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زندگی میں واضح ہے۔ سو ہماری بہتری آپ کی موت میں کیا ہے؟ فرمایا تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں۔ ہر سوموار اور جمعرات کی شام سو جو ہوں نیک اعمال تو میں خدا کی حمد کرتا ہوں اور جو ہوں برے اعمال تو تمہارے لئے استغفار کرتا ہوں۔

شفاء ص ۳۹ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ شفاء السقام ص ۱۴۲)

خصائص کبریٰ جز ثانی صفحہ ۲۸۱ پر بھی اسی قسم کا مضمون ہے۔ بزار میں سند صحیح کے ساتھ اسی قسم کا مضمون ہے۔

ولیس لنا الا الیک فرارنا
واین فرار الناس الا الی الرسل

یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ ؞ سواک عند حلول الحادث العمم

شواھد الحق صفحہ ۱۸۷ فلا یخفی علیہ صلی اللہ علیہ وسلم من امور امتہ شیئ القریب منھم والبعید یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر امور امت مخفی نہیں۔ امتی قریب ہوں یا بعید اور شواھد الحق صفحہ ۱۹۱ پر بھی مکرر یہی مضمون ہے۔

واقعہ ابن سیناء

(شرح عقائد نبراس صفحہ ۳۹۰) وعن الشیخ مجد الدین البغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المنام فقلت یارسول اللہ ما تقول فی حق ابن سینا قال اراد ان یصل الی اللہ بلا واسطتی فحجبتہ بیدی فسقط فی النار الخ

ترجمہ: اور شیخ مجد الدین البغدادی غالباً یہ حضرت عبد الرحمان جامی مشہور عاشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ ان کا واقعہ ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ابن سینا کے متعلق آپ کا کیا فرمان ہے۔ تو فرمایا کہ وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بغیر میرے وسیلہ کے ملے سو

اس کو میں نے اپنے ہاتھ سے رد کا تو وہ آگ دوزخ میں گر پڑا نعوذ باللہ من الجرأۃ علی اللہ و علیٰ رسولہٖ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح فرماتے ہیں چھ اور آدمیوں کے متعلق میں نے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بتایا کسی شخص نے جو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزدیک تھا۔ کہا یہ سوالات کیوں کرتے ہو۔ کوئی دعا نافع کی درخواست کرو۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا بتلایئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ دعا سکھائی۔ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيَّ حَتّٰى اَتُوْبَ وَاعْصِمْنِيْ حَتّٰى لَا اَعُوْدَ وَحَبِّبْ اِلَيَّ الطَّاعَاتِ وَكَرِّهْ اِلَيَّ الْخَطِيْئَاتِ

(یہ دعا حاشیہ پر لکھی ہے نمبر ۲ ص ۴۹۱ پر)

۷۔ خلاف پیغمبر کسی راہ گزید
ہرگز بمنزل نخواہد رسید
(شیخ سعدیؒ)

مسلم شریف میں ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک جُبّہ مبارک نکالا اور فرمایا کہ یہ میری بہن ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پہنا کرتے تھے۔ فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهَا یعنی ہم اس کو پانی میں ڈبو کر اس کا پانی مریضوں کو دیتے ہیں اور اس کے وسیلہ سے شفا پاتے ہیں۔ زرقانی علی المواہب ج ثامن وَاَمَّا التوسل بہٖ صلی اللہ علیہ وسلم بعد موتہٖ فی البرزخ فھو اکثر مِنْ اَنْ یُّحْصٰی یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ توسل برزخ میں

زندگی میں سو وہ اکثر ہے۔ اس سے کہ گنا جائے اور علاج مرض سے
شفایابی کا واقعہ بھی ہے۔ زرقانی علی المواہب جز ثامن صہ ۳۰۶ میں اعرابی
کا واقعہ بھی ہے۔ جو روضۂ اقدس پر حاضر ہوا جس نے یہ اشعار پڑھے۔

نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ ۞ فِیْہِ الْعَفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

واقعہ :۔ ایک اور اعرابی کا بھی ہے۔ جو روضہ مقدسہ پر حاضر ہوا
اور کہا یہ تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک قبر ہے۔ اور میں تیرا
غلام ہوں۔ مجھے آزاد فرما آگ دوزخ سے ہاتف نے آواز دی صرف
اپنے لئے آزادی مانگتا ہے۔ کیوں نہ جمیع خلق کیلئے تو نے سوال کیا جا ہم
نے تجھے آتش دوزخ سے آزاد کر دیا۔ زرقانی علی المواہب صہ ۱۸۸ ج
انہ الممد لکل انسان کامل یعنی تحقیق شان یہ ہے کہ
وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر کامل انسان کو امداد دینے
والے ہیں

تحفہ رحمت

حدیث پاک مشکوٰۃ شریف صہ ۵۱۴ وعَنْ اُبَیِّ کَعْبٍ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ
کُنْتُ اِمَامُ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبُھُمْ وَصَاحِبُ شَفَاعَتِھِمْ غَیْرَ
فَخْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ رحمۃ : اور روایت ہے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ جب ہوگا قیامت
کا دن ہوں گا میں پیشوا سب نبیوں کا اور خطیب ان کا اور صاحب

شفاعت ان کا بغیر فخر کے کہتا ہوں میں روایت کی یہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے)

حدیث پاک مشکوٰۃ شریف ص۵۱۸ وعَنْ ابی ھُرَیرۃَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبیّ صلی اللہ علیہ وسلّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَۃٌ مُّھْدَاۃٌ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ رحمۃ اللہ علیہ والبیہقی فی شعبۃ الایمان

ترجمہ اور روایت ہے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ انہوں نے روایت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہ بلاشبہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا نہیں ہوں میں مگر رحمت بھیجی گئی روایت کی یہ دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں۔

فائدہ:۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے مجھ کو بطریق تحفہ کے پس جس نے قبول کیا تحفہ اس کا کامیاب ہوا اور جس نے نہ قبول کیا ناامید و لوٹنے والا ہوا مضمون اس حدیث کا مثل اس آیت کے ہے۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور اس میں اس امت کی تعظیم و تکریم بھی ہے کس لئے کہ تحفہ تکریم ہی کیلئے بھیجا جاتا ہے۔ مرقات و لمعات

مے چہ کم گردد اے صدر فرخندہ پی ؏ ز قدر رفیعت بدرگاہ حی
کہ باشند مشتی گدایان خیل ؏ بمہمان دار السلامت طفیل۔
خدایا بحق بنی فاطمہ رض ؏ کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ

(شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ)

القول البدیع ص۱۰۳ ای علم ارفع الخ۔ یعنی کونسا علم زیادہ بلند کرنے والا ہے۔ اور کونسا وسیلہ اشفع ہے۔ اور کونسا عمل زیادہ نافع ہے اس

ذات پر درود پاک پڑھنے سے جن پر اللہ تعالیٰ نے اور اس کے تمام
فرشتوں نے صلوٰۃ پڑھی ہو۔

؎ مپندار سعدی کہ راہ صفا ✿ تواں یافت جز در پی مصطفیٰ ✿
؎ درین بحر جز مرد داعی نرفت ✿ گم آں شد کہ دنبال ہادی نرفت ✿
؎ وبحق جاھک انی بک معزم ✿ واللہ یعلم اننی اھواک ✿
؎ ہزار بار بشویم دہن بمشک گلاب ✿ ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است ✿
؎ فَاِذَا سَکَتُّ فَفِیْکَ صَمِّیْ کُلُّہٗ ✿ وَاِذَا نَطَقْتُ فَمَادِحًا عَلَیْکَ ✿
(قصیدہ نعمان حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ)

فضائل درود شریف

حدیث پاک مشکوٰۃ شریف ص۸۶ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَّحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ (رواہ النسائی رض)

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی بھیجے مجھ پر درود ایک بار رحمت بھیجے گا اللہ اس پر دس رحمتیں۔ اور بخشے جاویں گے اس کے دس گناہ اور بلند کئے جاویں گے اس کے لئے دس درجے یعنی بیچ قرب حق کے روایت کی یہ نسائی نے ف وسیلہ کا معنی قرب ڈھونڈنا۔

حدیث پاک مشکوٰۃ شریف ص۸۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً رواہ الترمذی (رض)

ترجمہ :۔ اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت نزدیک لوگوں کے ساتھ میرے دن قیامت کے اکثر ان کے ہیں مجھ پر درود پڑھنے والے روایت کی یہ ترمذی نے (ف) اولیٰ معنی اقرب بعض نے فرمایا کہ اصحاب حدیث کے ہیں۔ کہ قوم محدثین سے زیادہ درود کوئی نہیں بھیجتا مظاہر حق

ص۲۹۸) حدیث پاک مشکوٰۃ شریف ص۸۶ وَعَنْ فضالۃ بن عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ رواہ الترمذی (رض) وابوداؤد ونسائی (رض)

ترجمہ :۔ اور روایت ہے فضالہ بیٹے عبید کے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا اس وقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے کہ ناگاہ آیا ایک شخص پس نماز پڑھی پھر کہا یعنی بعد نماز کے یا الٰہی بخش مجھ کو اور

رحم کر مجھ پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلدی کی تو نے اے نماز پڑھنے والے یعنی اسلئے کہ ترک کی تو نے ترکیب دعا کی جب وقت پڑھے تو نماز پس بیٹھ یعنی بعد فراغ نماز کے دعا کیلئے پس تعریف کر اللہ تعالیٰ کی ساتھ اس چیز کے کہ وہ لائق ہے اس کے اور درود بھیج مجھ پر پھر مانگ اللہ تعالیٰ سے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ادب دعا کا سکھایا۔ کہا راوی نے پھر نماز پڑھی ایک اور شخص نے بعد اس کے پس تعریف کی اللہ کی اور درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یعنی اور دعا نہ مانگی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے نماز پڑھنے والے دعا کر قبول کی جاویگی (ترمذیؒ، ابوداؤدؒ، نسائیؒ۔)

ف:۔ مرقات شریف میں ہے۔ کہ اس حدیث پاک میں دلالت ہے اس پر سائل کو لائق ہے۔ کہ مسئول منہ یعنی اللہ تعالیٰ سے وسائل کے ساتھ تقرب ڈھونڈے حاجت طلب کرنے سے پہلے جس نے مانگا وسیلہ سے پہلے تو اس نے جلدی کی اسی لئے ادب سکھایا

حدیث پاک مشکوٰۃ شریف ص۶۴ وعَنْ عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عَنہ قال قال رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّھَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ

رواہ مسلم رض۔

ترجمہ :۔ اور روایت عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کہ سنو تم مؤذن کو پس کہو مانند اس چیز کے کہتا ہے مؤذن پھر درود بھیجو مجھ پر پس تحقیق جس شخص نے درود بھیجا مجھ پر ایک بار رحمت بھیجتا ہے اللہ تعالی اس پر سبب اس کے دس بار پھر مانگو اللہ سے میرے لئے وسیلہ، پس تحقیق وسیلہ ایک درجہ ہے، اعلی بہشت میں نہیں لائق مگر واسطے ایک بندے کے بندوں اللہ تعالیٰ کے سے۔ اور امید رکھتا ہوں میں۔ کہ ہوں میں وہ بندہ پس جس شخص نے مانگا واسطے میرے وسیلہ (یعنی نزدیکی حاصل کرے) واجب اس کے لئے شفاعت ہوئی

ع دادیم ترا ز گنج مقصود نشان

منکرین توسل کے اعتراضات

اور ان کے جوابات

(۱) اعتراض: وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی اور تجھی سے مدد چاہیں معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح عبادت اللہ تعالی سے خاص ہے۔ اسی طرح استعانت بھی:۔ جواب:۔ جو چیز مقدور بشر نہیں اس میں خدا تعالی سے ہی استعانت کرنی چاہیئے۔ ایسے امر کا کسی بشر سے چاہنا جائز نہیں۔ اور جو مقدور بشر ہو اسمیں بالاتفاق انسان سے استعانت جائز ہے

انہیں کوئی معین اور نہ مستعان حقیقت میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور
وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى یا وَاِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ میں تعاون اور
استنصار محمول ہے۔

مجاز عقلی پر اگر ایسا نہ ہو تو قرآن پاک میں تناقض واقع ہو جائے

۲:- اعتراض :- لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ یعنی یہ بات
تمہارے ہاتھ نہیں، آیت سے صاف ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اختیار نہیں۔ اختیار مسلوب تو توسل ناجائز؟

جواب :- بددعا سے منع ہے صفر ۴ھ میں ستر قراء صحابہ
کو عامر بن طفیل نے شہید کیا تو قنوت نازلہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے پڑھی، یا جنگ احد میں زخمی ہوئے تو یا اپنے چچا حضرت حمزہ
رضی اللہ عنہ کے مثلہ ہونے کو دیکھا تو تفسیر خازن ص ۲۸۳ پارہ ۴ یعنی
توسل واستغاثہ سے منع نہیں۔

۳:- اعتراض وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
یعنی کون زیادہ گمراہ ہوگا۔ اس شخص سے کہ پکارتا ہے دوری اللہ
سے۔ جواب :- یہ آیت کریمہ پارہ ۲۶ مشرکین کے اصنام کے حق
میں ہے۔ جیسا کہ تفسیر خازن ص ۲۷۳ یعنی الاصنام اور تفسیر مدارک
ص ۲۷۵ ای الاصنام وتفسیر تنویر المقیاس ص ۲۷۵ میں ہے۔

(۴) اعتراض فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ
کسی کو نہ پکارو، پھر توسل واستغاثہ کیونکر جائز ہوگا۔

جواب سجود:۔ بغیر اللہ سے نہی ہے. تفسیر بیضاوی صفحہ ۳۷۷)
تفسیر تنویر المقیاس صفحہ ۳۷۷ فَلَا تَدْعُوا فَلَا تَعْبُدُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا
ف :۔ متوسل غیر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو شرک ہے.
اعتراض :۔ اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ
دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ ، یعنی اب کیا سمجھے ہیں. منکر کہ ٹھہرا دیں میرے بندے
کو میرے سوا حمایتی،
جواب :۔ نہیں کہتے کہ حمایتی ٹھہرائے بلکہ ہم کہتے ہیں کہ انبیا کرام
وا ولیاء عظام سے ایک طرح کا وسیلہ پکڑنا درست ہے : اِنَّمَا
وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا دیکھو افحسب پارہ ۱۴
اَفَیَظُنُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِمُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ والقرآن تفسیر تنویر
المقیاس صفحہ ۱۴۲ اَوْ تَتَّخِذُ الْکَافِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ
(۶) اعتراض :۔ یَوْمَ لَا تَمْلِکُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا یعنی جس دن
بھلا نہ کر سکے کوئی جی کسی جی کا کچھ ؟ جواب تفسیر خازن صفحہ ۴۸ پارہ ۳۰
ای لَا تَمْلِکُ نَفْسٌ کَافِرَۃٌ لِّنَفْسٍ کَافِرَۃٍ شَیْئًا مِّنَ الْمَنْفَعَۃِ
یعنی جس دن نہ بھلا ہوگا جی کا واسطے جی کافر کے کچھ نفع میں سے تفسیر
مدارک صفحہ ۴۸ پارہ ۳۰ وَاِنَّمَا تَمْلِکُ الشَّفَاعَۃَ بِالْاِذْنِ ہوگی اور تفسیر
تنویر المقیاس میں ہے ۔ کہ جی مومن واسطے جی کافر کے شفاعت نہ کر سکے گا
(۷) اعتراض :۔ قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا
شَآءَ اللّٰہُ : یعنی کہہ دیجئے کہ نہیں اختیار رکھتا میں اپنی جان کی کچھ نفع و

نقصان ہیں مگر جو کچھ کہ چاہے اللہ تعالیٰ۔

جواب تفسیر خازن ص۱۵۷ پارہ ۹ قَالَہٗ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلّم عَلٰی سَبِیْلِ التَّوَاضُعِ وَالْاَدَبِ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تواضع اور ادب کے طور پر فرمایا۔ تفصیل اسی تفسیر میں دیکھیں مع سوال وجواب: مولوی اشرف علی صاحب نے نوادر النوادر ج اول ص۸۰ اور تربیت السالک ص۵۹۔ اولیائے کرام کے بعد انتقال بھی تصرف کے قائل

القول البدیع ص۱۳۲ وَقَدْ اِخْتَلَفَ الْمُفَسِّرُوْنَ الخ۔

یعنی تحقیق مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے قول وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ میں اختلاف کیا۔ دو قول ہیں (پ۱) کہ وسیلہ قربت ہے۔ یعنی محکی حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اور حضرت مجاہد اور حضرت عطاء اور حضرت فراء رضی اللہ عنہم اجمعین اور فرمایا حضرت قتادہؓ نے قربت حاصل کرو اس کی طرف ساتھ اس چیز سے جسے اللہ تعالیٰ پسند فرمائے اور فرمایا حضرت ابوعبیدہؓ نے توسلت الیہ یعنی میں نے اس طرف قربت ڈھونڈھی اسے حضرت بغوی اور واحدیؒ اور زمخشریؒ نے پسند فرمایا۔ پس فرمایا وسیلہ ہر وہ چیز جس سے توسل یعنی تقرب حاصل کیا جائے۔ قربت سے یا فعل سے۔

اپیل:- حضرت خواجہ غلام زین الدین چشتی نظامیؒ کی ایک جامع سوانح حیات جو تکمیل کے مراحل سے گزر رہی ہے آپ حضرات سے پر زور اپیل ہے کہ اگر کسی کو قبلہ حضرت صاحب کی زندگی کے حالات مکھڈ شریف ترگ شریف میں آمد مختلف اسلامی تحریکات میں آپ کی خدمات مثلاً تحریک جہاد، تحریک ختم نبوت تحریک مدح صحابہ کرامؓ آپ کے ارشادات ملفوظات۔ کرامات عطا کردہ وظائف کسی بھی پہلو کے متعلق معلوم ہو براہ کرم آگاہ فرمائیں تاکہ جلد شائع کیا جا سکے۔ الداعی الی الخیر:-

صاحبزادہ محمد جمال الدین چشتی ترگ شریف ضلع میانوالی

اور اسی قول سے ہے۔ التوسل الی اللہ بنبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی تقرب الی اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے حاصل ہوتا ہے۔

جواہر البحار ج اول ص ۲۴۵۔ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہُوَ النِّسْبَۃُ الَّتِیْ بَیْنَ الْعَبْدِ وَالرَّبِّ۔ یعنی جان تو تحقیق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہی ہیں تعلق و نسبت بندے اور رب کے درمیان عمدۃ القاری ص ۳۷ ج ۳ الا تری ان خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ الخ یعنی کیا نہیں دیکھتا تو کہ تحقیق حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ٹوپی میں موئے مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بند کئے تھے اسے سر پر رکھ کر جنگ میں داخل ہوتے اس کے وسیلہ سے و برکت سے ان کو فتح حاصل ہوتی۔ زرقانی علی المواہب ص ۳۱۳ ج ثامن مذہب امام مالک رحمہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ جنہوں نے منصور عباسی خلیفہ کو فرمایا۔ وَہُوَ وَسِیْلَتُکَ وَوَسِیْلَۃُ اَبِیْکَ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یعنی نبی کریم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بھی وسیلہ ہیں۔ اور تیرے باپ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھی

حجۃ اللہ علی العالمین نبہانی رحمہ میں اتفاق علماء عارفین ہادیین مہدیین کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے آج تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وسیلہ کے جواز پر اور یہ کہ یہ سنن مرسلین سے ہے اور سیر سلف صالحین سے ہے۔ ابریز شریف ص ۲۰۱ لان الجمع مستمد من نورہٖ علیہ السلام وَمِنْ ہُنَا یَقَعُ کَثِیْرًا لِلْمُرِیْدِیْنَ رُؤْیَتُہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ

فی ذَوَاتِ اَشْیَاخِھِمْ. یعنی سب جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے مستمد ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے مریدین کو اپنے اشیاخ کی ذوات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے۔

وسیلہ اعمال سے

حدیث پاک بخاری شریف ومسلم شریف ومشکوٰۃ شریف صنہ ۴۲

عَنْ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ علیہ وسلم قَالَ بَیْنَمَا ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ اَخَذَھُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِھِمْ صَخْرَۃٌ اِلٰی آخِرِہٖ (متفق علیہ)

ترجمہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما. حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں. کہ آپ نے فرمایا تین شخص چلتے چلتے بارش کے سبب پہاڑ کی کھوہ میں جا گھسے کہ اوپر سے پتھر آیا اور غار کا منہ بند ہوگیا. اس حالت اضطرار میں ہر ایک نے اپنے خالص اعمال کا وسیلہ جناب باری میں پیش کیا. ایک نے عرض کیا اے خداوند کریم میرے بوڑھے ماں باپ تھے اور چھوٹے بچے تھے. جب میں بکریوں کو جنگل سے چرا کر لاتا تھا. اول والدین کو دودھ پلا کر تب بچوں کو دیتا تھا۔ اتفاقاً ایک روز دور جانے کے سبب دیر ہوگئی میں دودھ نکال کر سرھانے کھڑا رہا. ادب کے سبب نہ جگا سکا اور بچے بھوک کے مارے میرے پاؤں پر لوٹتے تھے. والدین سے پہلے میرے دل نے گوارا نہ کیا کہ بچوں کو دودھ دیدوں اسی حالت میں صبح ہوگئی. اے میرے رب اگر میں نے یہ کام تیرے واسطے کیا ہے تو اس کے طفیل اسی قدر پتھر ہٹا دے کہ ہم آسمان دیکھ سکیں۔

چنانچہ اللہ کریم نے محض اپنی قدرت سے اس قدر پتھر ہٹا دیا کہ آسمان کو دیکھ سکیں۔ دوسرے نے اپنے چچا کی بیٹی سے ترک زنا کا وسیلہ پیش کیا۔ تو پتھر دور ہوا۔ تیسرے نے مزدور کی مزدوری کے مال پر جو گائے اور چرواہا تجارت سے جو جمع ہوا وہ سب اس کو دیدیا۔ وہ عمل پیش کیا۔ تو پتھر بالکل دور ہو گیا۔ (انتہی مختصراً) بخاری و مسلم رضہ

نسبت وسیلہ

حدیث پاک:۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَانَ اِذَا قَحَطُوْا اسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا فَیُسْقَوْنَ

بخاری شریف مشکوٰۃ شریف ص ۱۳۲

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قحط کے زمانہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وسیلہ پکڑتے فرماتے یا اللہ بے شک ہم تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وسیلہ پکڑتے تھے اور تو ہمیں بارش عطا فرماتا اور تحقیق ہم وسیلہ پکڑتے ہیں۔ تیری طرف اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے ساتھ پس ہمیں بارش عطا فرما اور تحقیق ہم وسیلہ پکڑتے ہیں تیری طرف اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے ساتھ پس ہمیں بارش عطا فرما۔
پس ان پر بارش ہوتی

فائدہ: عمدۃ القاری ص۴۳۷ میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے وہ فرماتے وقد توجہ بی القوم الیک لمکانی من نبیک یعنی یا اللہ! مجھے قوم نے تیرے سامنے اس وجہ سے پیش کیا ہے کہ تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا تعلق ہے یا تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا تعلق ہے۔ یا تیرے نبی کے نزدیک میری عزت ہے۔ اور عمدۃ القاری کے ص۴۴۷ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وسیلہ کے طور پر دعا منگواتے اور خود آمین فرماتے۔ فانی ارجو ان لا یخیب دعوتک لمکانک من نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مجھے امید ہے کہ تمہاری دعاء رد نہ کی جائے گی بوجہ مقام عزت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بہ علم کلام کا مسئلہ مسلمہ و متفقہ ہے کہ ولی کی کرامت اس نبی کا معجزہ ہے جس کی امت میں وہ ولی ہے۔ جیسا کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بلا انکار واحد حضور سید الابرار علیہ الصلوٰت والسلام من الغفار کے توسل پر اجماع کیا اسی طرح توسل حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی اجماع کیا۔

اشعار قصیدہ بردہ شریف

امن تذکر جیران بذی سلم ❀ مزجت دمعا جری من مقلۃ بدم

سقی اللہ ایاما سعدنا بقربکم ❀ وثغر المنی فی روضۃ الانس ضاحک

ایا معشر العشاق باللہ اخبروا ❀ اذا اشتد عشق بالفتی کیف یصنع

ان المحب لمن یحب مطیع

محمدٌ سیدُ الکونینِ والثقلینِ ۝ والفریقینِ من عربٍ ومن عجمٍ

ترجمہ :- محمود ۔ بصفاتِ حمیدہ اسم بامسمیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو سردارِ دنیا و آخرت وجن و انس کے اور ہر دو فریق عرب و عجم کے ہیں۔ یعنی وہ مذکوراتِ سابقہ میں ہر ایک کی طرف مبعوث ہیں۔ اور یہ سب ان کی امت ہیں۔ عطر الوردہ صـ۱۹ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیل فی تعریفہ ھو الذی یلجأ الیہ الناسُ (عصیدۃ الشہدۃ صـ۴۲) فی ھو انجھم یعنی مبارک نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں کیا گیا۔ وہی ذات پاک جن کی طرف لوگ اپنی حاجتوں میں مضطر ہوں۔ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝

ھُوَ الحَبِیْبُ الَّذِی تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ

لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمِ

ترجمہ :- وہی ہے ایسا محبوب خداوند تعالیٰ شانہٗ کا کہ اُن کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے ہر ہول کیلئے ہولہائے روزِ قیامت سے جو بزور مصائب میں ڈالنے والی ہے۔

شرح :- ھو الحبیب لانہٗ اعظمُ محبِّ اللہ وافضلُ محبوبٍ لہٗ (شرح قصیدہ بردہ حضرت ابراہیم باجوری صـ۳۷) (کیونکہ آپ اعظم محب یعنی بڑے محبت کرنے والے اور افضل محبوب اللہ تعالیٰ کے ہیں) اس سے پہلا شعر: نبینا الآمر الناھی اور یہ شعر رات کو دفعِ مصائب کیلئے پڑھے ......

کمال ایمان لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ الخ

کے دفع اور توسل نبی صلی اللہ علیہ وسلم عقیدۃ الشھدۃ ص۶۷ میں

اتبع الرسول فھو محبوب اللہ تعالیٰ کما یدل علیہ قولہ تعالیٰ

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ط یعنی جس نے خدا کے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی وہ خدا تعالیٰ کا محبوب ہے جیسا کہ آیت کریمہ دلالت کرتی ہے۔ شرح شیخ زادہ ص۶۷

فقد استفاد صاحب الکشاف کون حبیب اسمًا و دعک

ربک وما قلی .... فالاحسن ان یستفاد کون

حبیب اللہ من قولہ من قولہ سبحانہ قل ان کنتم

تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ) لانہ لما نال من اتبعہ

لشرف اتباعہ مرتبۃ محبوبیۃ الالٰہ فھو احری

بان ینال درجۃ کونہ حبیب اللہ. یعنی مفسر کشاف

نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب خدا ہونے پر

اس آیت سے استفادہ فرمایا کہ تمہیں تمہارے رب نے

نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا ... شیخ زادہ فرماتے ہیں کہ احسن اس

حبیب اللہ ہونے پر جس سے استفادہ کیا جائے یہ آیت ہے

اے محبوب تم فرما دو لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے

فرمانبردار ہو جاؤ۔ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ کیونکہ جب متبع توجہ

بزرگی اتباع سے مرتبہ محبوبیت الٰہ کا حاصل کر لیتا ہے پس آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہوں

دعا الی اللہ فالمستمسکون بہ مستمسکون بحبل غیر منفصم

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خدا کی طرف بلایا سو جس نے

ان کے طریق کو مضبوط پکڑ لیا تو انہوں نے ایسی مضبوط رسی کو پکڑ لیا جو

کبھی نہیں ٹوٹے گی۔ شیخ زادہ ص۹۸) مراد حبل سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطہ ہیں۔ بھلائیوں کے ملنے میں اور رابطہ وصول کمالات میں۔ عصیدۃ الشہد ص۹۹ داعیًا الی اللہ باذنہ، من تمسک بسنتی الخ)

وَكُلُّ آيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمُ

ترجمہ:- اور ہر معجزہ جس کو رسولانِ کرام لائے سوائے اس کے نہیں کردہ معجزہ ان کو صرف بدولت حضور پُرنور پہنچا ہے کیونکہ آپ ہی باعث ایجاد خلق ہیں۔ اوّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ، لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُکَ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔ شیخ زادہ ص۹۹۔ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مقام قرب میں بارہ ہزار سال کھڑا کیا۔ عرش کرسی کی پیدا فرمائے۔ قسم رابع کو مقام حب میں بارہ ہزار سال ٹھہرایا۔ قلم، لوح، جنت پیدا فرمائے۔ اسی نور سے قسم چوتھی کو مقام خوف میں بارہ ہزار سال ٹھہرایا۔ فرشتے، صور، شمس، قمر و کواکب پیدا فرمائے۔ چوتھی قسم کو رجاء کے مقام میں ٹھہرایا عقل، علم، حلم، عصمت، توفیق چوتھی قسم کو مقام حیاء میں بارہ ہزار سال ٹھہرایا۔ نظر خداوندی کی تجلّی سے قطرات گرے۔ ایک لاکھ ۲۴ ہزار ہر قطرے سے نبی اور مرسل علیہم الصلوٰۃ والسلام پیدا فرمائے روح انبیاء کرام کے تنفس سے ارواح اولیاء، سعداء، شہداء، مطیعین مومنین قیامت تک پیدا فرمائے۔ عصیدۃ الشہدۃ ص۱۰۰ میں کسی قدر کمی و زیادتی کے ساتھ اسی قسم کا مضمون ہے۔ شرح ابراہیم باجوری ص۵۰ پر بھی اور اردو شرح قصیدہ نعمان رضی پر بھی ص۲۳

کم ابرأت باللمس راحته ❀ واطلقت اربا من ربقة اللمم ❀

ترجمہ:۔ آپؐ کے کف مبارک نے بہت سے مریضوں کو صرف چھو کر اچھا کر دیا اور بہت سے محتاجوں کو قید جنون سے چھڑا دیا۔

وهو کونه وسیلة الی دوا مرالمرضی (عصیدۃ الشہدۃ ص۱۴۶) وهذا غیر مخصوص بزمانه علیه الصلوٰة والسلام بل هو باق الی یوم القیامة

یعنی مریضوں (ظاہری باطنی) کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ ہونا۔۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ وہ قیامت تک باقی ہے۔ الخ

حاشاه ان یحرم الراجی مکارمه ❀

❀ او یرجع الجار منه غیر محترم ❀

ترجمہ:۔ خداوند تعالیٰ شانہٗ نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو منزہ کر دیا ہے اس عیب سے کہ آپ کا امیدوار آپ کے مکارم وعطایا سے محروم کیا جائے اور بھی اس خلل سے پاک کر دیا ہے کہ آپؐ کا مدد چاہنے والا آپؐ کی درگاہ سے غیر موقر وغیر محترم ناکامیاب واپس آ جائے۔ بلکہ کامیاب ومحترم ہوتا ہے۔

عصیدۃ الشہدۃ ص۲۱۵ بل جمیع اهل الدنیا مستغیث بذاته علیه السلام

یعنی تمام اہل دنیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے مستغیث ہیں۔ شیخ زادہ ص۲۱۵ بالنبی الرؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم

یا اکرم الخلق مالی من الوذبه ❀ سواک عند حلول الحادث العمم ❀

ترجمہ:۔ اے بزرگترین مخلوقات یا اے بہترین رسل بوقت نزول حادثہ عظیم وعام کے آپؐ کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جس کی پناہ میں آؤں صرف آپؐ ہی کا بھروسہ ہے۔

اقسامِ عالم

وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ (شان حبیب الرحمٰن صفحہ ۱۰۹)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر سارے جہان کیلئے رحمت بنا کر۔

حضور علیہ السلام کو رب نے بیشمار صفات عطا فرمائے ان میں
صفت رحمۃ اللعالمین بھی ہے۔ غور کرو کہ کس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی رحمت کی وسعت کو ظاہر کیا۔ کسی کو یہ درجہ عطا نہ ہوا
حضرت عیسٰی علیہ السلام کیلئے فرمایا ورحمۃ منا۔ مگر کب تک اور کس کیلئے
رحمت ہیں اس کا ذکر نہ فرمایا۔

رب العالمین رب کی صفت ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی صفت ہے رحمت اللعالمین یعنی جس کا خدا پاک رب ہے
اس کیلئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمت ہیں۔ عالم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ
کے ماسوا کو اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔ عالم امکان، عالم امر، عالم انوار
عالم اجسام، عالم ملائکہ وغیرہ۔ پھر عالم اجسام میں عالم انسان، عالم حیوانات
وغیرہ۔ پھر انبیاء مرسلین وملائکہ مقربین کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم
سے رحمت ملی کفار کو بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دنیا میں عذاب
الٰہی آتے تھے۔ اب وہ بند ہو گئے دنیا میں گناہوں پر رسوائی ہوتی تھی
موقوف ہوئی۔ قیامت میں بھی مقام محشر میں نجات دلانا اور حساب
شروع کرانا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دم سے ہوگا۔ ابولہب
کو دوشنبہ کے دن عذاب میں کمی ہوئی حضور علیہ الصلوٰۃ وسلم کی بولادت
کی وجہ سے ابوطالب پر عذاب میں کمی ہوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی برکت سے۔ شرح قصیدہ بردہ خرپوتی میں شفاعت سات قسم

بیان فرمائی۔ کب سے رحمت ہیں؟ جب سے رب کی ربوبیت کا ظہور ہے۔ کب تک رحمت ہیں؟ اس جہان میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحمت ہے۔ قبر میں، قیامت میں میزان پر حوض کوثر پر جنت میں اور گنہگار مسلمانوں پر جہنم میں۔ غرض ہر جگہ ان ہی کی رحمت ہے۔ حیاتی خیر لکم وموتی خیر لکم انتہی مختصراً

ے اگر نام محمد را نیا وردے شفیع آدم ✿
نہ آدم یافتی توبہ نہ نوح از غرق نجینا ✿

ے ایہہ صورت شالا پیش نظر رہے وقت نزع تے روز حشر ✿

ے حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری ✿
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری ✿

ع وہ جسکو ملے ایمان ملا ایمان تو کیا رحمان ملا ✿

مراتب اولیاء کرام رح

حدیث پاک مشکوٰۃ شریف ص۵۸۲ عن شُریح بن عُبید قال ذُکِرَ اَھلُ الشَّامِ عِندَ علیؓ وقیل العَنْھُم یا امیر المؤمنین قال لَا اِنّی سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول الاَبْدَالُ یکونُونَ بِالشَّامِ وَھُم اَربَعُونَ رَجُلاً کُلَّما مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰہُ مَکانَہٗ رجلاً یُسقیٰ بِھِمُ الغَیثُ وَیُنتَصَرُ بِھِمْ عَلَی الاَعدَاءِ وَیُصْرَفُ عَنْ اَھلِ الشَّامِ بِھِمُ العذَابُ رواہ احمدؒ

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت شریح بن عبیدؓ سے کہا کہ ذکر کئے گئے اہل شام نزدیک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

لعنت کرو ان کو اے امیرالمؤمنین فرمایا کہ نہیں تحقیق میں نے سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ابدال ہوتے ہیں شام میں اور ابدال چالیس مرد ہیں جبکہ مرتا ہے ایک مرد لاتا ہے خداتعالیٰ اس کے بدل میں ایک مرد کو ان کی برکت سے مینہ برستا ہے اور بدلا لیا جاتا ہے ساتھ مدد ان کی کے دشمنوں سے اور دفع کیا جاتا ہے اہل شام سے ساتھ ان کی برکت کے عذاب سے۔ روایت کی یہ احمد نے۔

ف:۔ مراد اہل شام کی لعنت سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھی ہیں جو شام میں مقیم تھے ابدال کے عدد میں اختلاف ہے۔ بعض روایتوں میں چالیس عورتیں بھی ہیں ان کی علامات ظالم کے ظلم سے عفو کرتے ہیں حسن، خلق، صدق ورع حسن نیت، سلامت قلوب، نصیحت جمیع مسلمین کیلئے ان کے نفوس میں سخاوت ہے۔ نقباء تین سو ہیں۔ نجباء ستر ابدال، چالیس اخیار، سات اوتاد، چار غوث ایک نقباء دیار مغرب میں نجباء، مصر میں اوتاد اطراف زمین میں غوث مکہ معظمہ میں، غوث کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

حدیث پاک:۔ درثمین شرح حصن حصین ملا علی قاری میں ہے روی السنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً اذا انفلتت دابۃ احدکم بارض فلاۃ فلیناد یا عباد اللہ احبسوا فان للہ عبادا فی الارض تحبسہ۔

ترجمہ:۔ درثمین جو شرح حصن حصین ملا علی قاری کی ہے۔ روایت سنی کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوع، حدیث پاک ہے کہ جب بھاگ جائے تم میں سے کسی ایک کی

سواری جنگل میں پس چاہئے کہ پکارے کہ اے اللہ تعالیٰ کے بندو اسکو
روکو کیونکہ اللہ کے بندے زمین میں ہیں اسے روکیں گے۔

اَغِیْثُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ حافظ جلال الدین سیوطیؒ
و حافظ جزریؒ و ملا علی قاریؒ و امام نوویؒ نے قابل
احتجاج اس کو سمجھا۔ علماء ثقات نے اس حدیث کو حسن
فرمایا۔ جمع الجوامع از ابو یعلی و طبرانی میں ہے۔ مجمع الفوائد میں ابن حجرؒ
نے زوائد بزاز میں ابن ابی شیبہؒ نے ھیثمیؒ نے مجمع الزوائد میں نقل
فرمایا۔ حدیث پاک تفسیر خازن ج اول ص ۳۸۹ عن ابن عمرؓ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اِنَّ اللّٰہَ لَیَدْفَعُ بِالْمُسْلِمِ الصَّالِحِ عَنْ مِائَةِ اَهْلِ بَيْتٍ مِنْ
جِيْرَانِهِ الْبَلَاءَ ثُمَّ قَرَءَ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ
بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے۔ قال یعنی فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
تحقیق اللہ تعالیٰ مسلم صالح کے وسیلہ سے دفع فرماتے ہیں بلاء کو سو سے
ارد گرد گھروں اس کے پڑوس سے پھر پڑھا اور اگر لوگوں میں بعض سے
بعض کو دفع نہ کرے تو زمین ضرور تباہ ہو جائے۔ تفسیر ابن کثیر پارہ ۲ رو
لَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْاَبْدَالُ فِیْ
اُمَّتِیْ ثَلَاثُوْنَ بِهِمْ تُرْزَقُوْنَ وَبِهِمْ تُمْطَرُوْنَ وَبِهِمْ
تُنْصَرُوْنَ۔

ترجمہ:۔ اور اگر لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے تو ضرور زمین تباہ
ہو جائے۔ حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابدال میری امت میں تئیس ہیں ان کی وجہ سے بارش ہوتی ہے۔ اور ان کی وجہ سے امداد کی جاتی ہے۔

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ ٭ تیر جستہ باز گردانند ز راہ ٭

٭ یک زمانہ صحبت با اولیا ٭ بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا ٭

ابن حاج مدخل میں احیاء العلوم سے نقل فرماتے ہیں کہ سفر برائے زیارت قبور انبیاء اور قبور صلحاء اور تابعین اور تمام علماء اور اولیاء کیلئے جائز ہے۔ اور ہر وہ شخص جس سے برکت حاصل کی جاتی تھی اسکی زندگی میں اس کے مرنے کے بعد اسکی زیارت کرنے سے برکت حاصل ہوتی ہے اور جائز ہے شد رحال اس غرض کیلئے۔

فوائد زائر (۱) زائر برکت حاصل کرتا ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ ان کے مزارات پر حاضر ہونے سے مراد بر لاتے ہیں بوجہ ان کی تکریم کے (۳) توسل کی اطلاع اچھی طرح اہل قبور کو ہوتی ہے

توسل پر اجماع امت

شفاء السقام ص۱۶۰ الباب الثامن

اعلم انہ یجوز ویحسن التوسل والاستغاثۃ والتشفع بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ربہ سبحانہ وتعالیٰ وجواز ذالک وحسنہ من الامور المعلومۃ لکل ذی دین المعروفۃ من فعل الانبیاء والمرسلین وسیر السلف الصالحین والعلماء والعوام من المسلمین ولم ینکر احد ذالک من اھل الادیان ولا سمع بہ فی زمن من الازمان حتی جاء ابن تیمیہ (ارشاد شواھد الحق ص۸۳)

شفاء السقام ص۱۶۱ الباب الثامن

اعلم انہ یجوز ویحسن التوسل والاستغاثۃ والتشفع بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ربہ سبحانہ وتعالیٰ وجواز ذالک وحسنہ من الامور المعلومۃ لکل ذی دین المعروفۃ من فعل الانبیاء والمرسلین وسیر السلف الصالحین والعلماء والعوام من المسلمین ولم ینکر احد ذالک من اھل الادیان ولا سمع بہ فی زمن من الازمان حتی جاء ابن تیمیہ اور شواہد الحق ص۱۵۳

ترجمہ :- جان تو تحقیق شان یہ ہے کہ جائز ہے اور خوب ہے۔ توسل اور استغاثہ اور تشفع ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرف رب سبحانہٗ وتعالیٰ کے اور اس کا جواز اور حسن ہونا امور معلومہ سے ہے واسطے ہر صاحب دین معروفہ (مذاہب اربعہ) یہ فعل انبیاء کرام اور مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے سے ہے اور خصائل سلف صالحین اور علماء اور عوام مسلمین سے ہے۔ اس کا انکار کسی ایک نے مذاہب اربعہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی میں سے نہیں کیا (انکار تو درکنار) کسی زمانہ میں زمانوں (خیر القرون) میں سے نہیں سنا گیا۔ یہاں تک کہ آیا ابن تیمیہ انتہی بقدر ضرورۃ جبکہ آیات واحادیث وآثار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ثابت کیا گیا۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ اطہر میں اپنے جسد اطہر کے ساتھ عالم برزخ میں حیات دنیاوی حسی حقیقی کے ساتھ زندہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اور حرمت اور توقیر و تعظیم جیسی دنیاوی زندگی میں تھی وفات کے بعد برزخی زندگی ویسی ہی لازم ہے۔ جب نص قطعی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا

رحمت ہونا تمام عالم کے واسطے ہر ایک زمانہ میں برابر ہے۔ تو وسیلہ پکڑنا اور اس رحمت الٰہی سے متمتع ہونا یقیناً درست ہے۔ اور ہماری مراد وسیلہ سے سبب ہی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سبب اور ذریعہ تمام بھلائیوں کے ہیں اور اسی وسیلہ سے ہم دعائیں مانگتے ہیں۔

ائمہ حنفیہ سے صاحب المختار رح، ملا علی قاری رح، طرابلسی رح، کرمانی رح سمرقندی رح شرنبلالی رح اور شاہ ولی اللہ محدث دھلوی۔ ائمہ شافعیہ سے حضرت امام شافعی رح امام نووی رح تقی الدین رح سبکی رح شفاء السقام میں علامہ قسطلانی رح سیوطی رح سمہودی رح۔ ابن حجر مکی رح جوہر منظم میں ائمہ مالکیہ سے خود حضرت امام مالک رح کا مناظرہ منصور خلیفہ سے وسیلہ کے متعلق مشہور ہے۔ ابن حاج رح مالکی۔ ابو عبداللہ بن النعمان مصباح الظلام میں، ابوداؤد مالکی رح نے کتاب البیان والانتصار میں حجۃ اللہ علی العالمین میں نبہالی نے اتفاق و اجماع وسیلہ پر ذکر کیا ہے۔ شواہد الحق صـ ۹۷

رحمۃ الرحمان شرح قصیدۃ النعمان صـ ۲۵۔ قصیدہ حضرت امام ابو حنیفہ

ے اَنْتَ الَّذِی فِیْنَا سَاَلْتَ شَفَاعَۃً ٭ لَبَّاکَ رَبُّکَ لَمْ تَکُنْ لِسِوَاکَ ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں کہ آپ نے ہمارے واسطے شفیع ہونا خدا سے طلب کیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے واسطے خدا نے منظور فرمایا۔

ے ۔ جب تو نے اے والا نسب فخر عجم فخر عرب۔
حق سے شفاعت کی طلب فرمان یہ نازل ہوا
ہاں ہاں اجازت ہے تجھے آج عزت ہے تجھے
زیبا شفاعت ہے تجھے بیشک یہ حصہ ہے تیرا

أَنْتَ الَّذِيْ لَمَّا تَوَسَّلَ آدَمٌ ✿ مِنْ زَلَّةٍ بِكَ فَازَ وَهُوَ أَبَاكَ ✿

ترجمہ :۔ آپ وہ ہیں آدم علیہ السلام کہ آپ کا باپ ہے انہوں نے جب اپنے گناہ بخشانے میں آپ کے رتبہ پر تر کا وسیلہ پکڑا تو ان کی خطا معاف ہوئی

✿ وَبِكَ الْخَلِيْلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُهُ ✿
✿ بَرْدًا وَقَدْ خَمَدَتْ بِنُوْرِ سَنَاكَ ✿

ترجمہ :۔ اور آپ کے وسیلہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تو آپ کے نور کی برکت سے جو ان کی پیشانی میں تھا آگ بجھ کر سلامتی ہو گئی

✿ وَدَعَاكَ اَيُّوْبُ لِضُرٍّ مَسَّهُ ✿ فَاُزِيْلَ عَنْهُ الضُّرُّ
حِيْنَ دَعَاكَ :۔

اور ایوب علیہ السلام نے اپنی بیماری و تکلیف میں آپ کے وسیلہ سے دعا کی تو ان کی بیماری دفع کی گئی ہے

✿ ایوب سا مرسل ہوا جب سے مرض میں مبتلا ✿
✿ تیرے وسیلے سے ہوا جو کچھ ہوا جیسا ہوا ✿
دولت ملی ثروت ملی صحت ملی راحت ملی ✿
اللہ کی رحمت ملی قربت بڑھی رتبہ بڑھا ✿

✿ وَبِكَ الْمَسِيْحُ اَتٰى بَشِيْرًا مُخْبِرًا ✿ بِصِفَاتِ حُسْنِكَ مَادِحًا لِعُلَاكَ ✿

ترجمہ :۔ اور آپ کے ظہور پر نور کی بشارت حضرت مسیح علیہ السلام نے دی اور آپ کے حلیہ جمال اور عظمت شان کو بیان کیا۔

✿ موسیٰ و عیسیٰ بیگماں کرتے رہے تیرا بیاں ✿
✿ سب دیکھتے تیرے نشاں اے بادشاہ دوسرا ✿
✿ محکم رسالت ہے تیری توریت آیت ہی تیری ✿
✿ انجیل مدحت ہے تیری صحفے تیرا مدحت سرا ✿

✿ وَكَذَاكَ مُوسٰى لَمْ يَزَلْ مُتَوَسِّلًا ✿ بِكَ فِي الْقِيَامَةِ مُحْتَمِي بِحِمَاكَ ✿

ترجمہ:- اور ایسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی جو ایک اولوالعزم پیغمبر تھے اپنے معاملات میں ہمیشہ آپ ہی کا وسیلہ پکڑتے رہے ہیں۔ اور قیامت کو بھی آپ ہی حمایت لیں گے۔ وَالْأَنْبِيَاءُ وَكُلُّ خَلْقٍ فِي الْوَرٰى

وَالرُّسُلُ وَالْأَمْلَاكُ تَحْتَ لِوَاكَ ✿

ترجمہ:- اور سارے رسل مرسل اور سب بادشاہ اور تمام جہان کی مخلوق آپ کے زیر علم ہوگی۔ جیسا کہ احادیث میں آتا ہے۔

بغیر حساب قوم کو جنت میں داخل کرنے کیلئے اور یہ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مختص ہے اور ابن دقیق العبد فرماتے ہیں۔ اختصاص و عدم اختصاص مجھے معلوم نہیں۔

(۳) ان اقوام کے حق میں جن کے حسنات و سیئات برابر ہونگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائیں گے۔ تاکہ بہشت میں داخل ہوں

(۴) ان اقوام کے حق میں اپنی امت سے جو مستحق دوزخ ہو گئے ہونگے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت فرمائیں گے پس وہ بہشت میں داخل ہوں گے (۵) رفع درجات و زیادتی درجات کیلئے۔

(۶) گنہگاروں میں سے جو دوزخ میں داخل ہو گئے ہوں گے۔ اس شفاعت میں انبیاء کرام علیہم السلام اور فرشتے اور علماء شریک ہونگے رفع درجات و زیادتی کیلئے (۷) دروازہ بہشت کھلوانے کیلئے (۸) مستحق عذاب سے تخفیف عذاب میں (۹) مدینہ منورہ حرسہا اللہ تعالیٰ کے باسیوں کیلئے (۱۰) روضہ اقدس کی زیارت کرنے والوں کیلئے۔ علی وجہ الاختصاص برب الامتیازات۔ واللہ اعلم۔ ذلم سبحانک اللھم وبحمدک لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک

ے مگر صاحبدلے روزی برحمت ✿ کند درکار درویشاں دعائے

ع:- مراد ما نصیحت بود و گفتیم ✿

سنہ ۱۳۹۸ھ ۱۴ رجادی الاول بروز ہفتہ ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۷۸ء بروز ہفتہ مورخہ ۲۲ کو مکمل ہوئی۔

نوٹ :- ہماری دیگر کتب یہ ہیں

(۱) نجم الھدیٰ فی مسئلہ حیات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(۲) توحید خالص
(۳) فضیلت ذکر
(۴) آداب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(۵) چہل حدیث
(۶) دعوت فرالانام
(۷) مثل سفینہ نوح
(۸) سیدھا راستہ
(۹) بارہ تقریریں
(۱۰) معرفت الٰہی
(۱۱) المجاھدین فی سبیل اللہ
(۱۲) سعادت دارین
(۱۳) بیعت کی صحبت
(۱۴) اظہار عقیدت
(۱۵) حنفی شافعی مالکی حنبلی سب حنیفی ہیں :-

PDF BY

طالب دعا

خلیفہ مدنی تونسوی تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان

+923321717717